آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ای مارکنگ نوٹس برائے 'اردو لازمی' ایچ ایس ایس سی سالِ دوم، سالانہ امتحانات ۲۰۲۳ء

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تأثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں شامل ہیں، جو دیے گئے تأثرات کی توجیہ کرتی ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تأثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور ناقص جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں، جب کہ اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تأثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ امتحانی پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے بہتر اور ناقص جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنوں کے مجموعی تأثرات کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات بہ طورِ مثال دیے گئے ہیں۔

ایچ ایس ایس سی سالِ دوم کا اردو لازمی کا پرچہ دوم چار سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو، کے بالترتیب چھے اور سات اجزا ہیں۔ یہ دونوں سوالات درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' برائے بارھویں جماعت سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین اور چار مفصل جوابی سوالات (ERQs) ہیں جو بالترتیب تخلیقی تحریر اور درخواست نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت، درست زبان کا استعمال، جملوں اور پیروں (اقتباسات / پیراگراف) کے درمیان ربط اور مضمون / آپ بیتی اور درخواست نویسی کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ سوالات ایسے انداز میں پوچھے جاسکتے ہیں کہ جن سے کسی حاصلِ تعلم (SLO) کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ ہو۔ طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے نمبرات (Marks) دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں، جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ نمبرات (Marks) کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلمی حاصلاتِ طلبہ (SLOs) میں استعمال ہونے والے کلماتِ امریہ (Command Words) سے واقف ہوں کیوں کہ یہ کلماتِ امریہ (Command Words) سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ! یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں کلماتِ امریہ (Command Words) استعمال نہیں ہوتے بلکہ 'کیوں'، 'کیسے' اور 'کیا' جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہو سکتے ہیں۔

عمومی تبصرہ:

اس امتحانی پرچے میں زیادہ تر طلبہ نے اکثر سوالات میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بالخصوص درسی کتاب 'مجموعۂ نظم ونثر' کے اسباق (منظوم و منثور) سے معلومات پر مبنی سوالات اور اپنے مشاہدے / مطالعے اور روزمرہ زندگی سے واقعات اور آرا تحریر کرنے سے متعلق سوالات کے بہتر جوابات تحریر کیے گئے۔ عبارت فہمی، شعر کا مفہوم / تشریح اور مرکزی خیال موزوں بیان کیے گئے۔ تخلیقی تحریر اور درخواست نویسی میں بھی عمدہ تحریریں سامنے آئیں۔ تاہم! کچھ جوابات اِس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ طلبہ سوال کے متن کو سمجھنے میں ناکام رہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ کچھ طلبہ کو سوالات میں استعمال کیے گئے کلماتِ امریہ (Command Words) کے مطابق اپنے جوابات کو پیش کرنے میں دشواری پیش آئی۔ اصنافِ ادب کی تعریف، علمِ بیان اور علمِ بدیع سے آگاہی حاصل کرنے پر بھی خاص توجہ درکار ہے۔

توجہ فرمائیے! اس دستاویز میں طلبہ کی طرف سے تحریری جوابات کے جو عکس شامل کیے گئے ہیں، ان میں کسی قسم کی ترمیم و تصحیح (جیسے کہ قواعد، املا، ترتیب اور حقائق پر مبنی معلومات وغیرہ) نہیں کی گئی ہے۔

تفصیلی تاثرات

مختصر / تعمیری جوابی سوالات (CRQs) اور مفصل جوابی سوالات (ERQs)

سوال نمبر 1 (الف)	
سوال	''۔۔۔جو کچھ کرتا تھا، اُمرائے تجربہ کار اور معاملہ فہم عالموں کی صلاح سے کرتا تھا۔ جب کوئی مہم پیش آتی یا اثنائے مہم میں کوئی نئی صورت واقع ہوتی یا کوئی امر آئینِ سلطنت میں جاری یا ترمیم ہوتا تو پہلے اُمرائے دولت کو جمع کرتا۔ ہر شخص کی رائے کو بے روک سنتا اور سناتا اور اِتفاق رائے اور صلاح اور اصلاح کے ساتھ عمل درآمد کرتا اور اس کا نام 'مجلسِ کنگاش' تھا۔'' (مجموعۂ نظم و نثر: 'شہنشاہِ اکبر' از محمد حسین آزاد) درج بالا اقتباس میں 'شہنشاہِ اکبر' کے اپنی رعایا کے ساتھ کس رویے کو بیان کیا گیا ہے؟ نیز اس رویے کے سبب اُمورِ سلطنت پر پڑنے والے کوئی بھی دو ممکنہ نتائج تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.4
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اخبارات، رسائل و جرائد میں خبروں، فیچروں، اداریوں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط بنام مدیر کو ان کی خصوصیات کے حوالے سے سمجھ کر پڑھ سکیں اور ان پر تجزیہ کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• دیے گئے اقتباس میں شہنشاہ اکبر کے رعایا کے ساتھ رویے کی نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اس رویے کے سبب کوئی بھی ایک ممکنہ نتیجہ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (دو درکار ہیں)۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی اکثریت نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بہت کم طلبہ ایسے تھے جو اس سوال کا درست جواب دینے میں ناکام رہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے واضح الفاظ میں شہنشاہِ اکبر کے رویے کی نشان دہی کی۔ نیز اس رویے کے سبب اُمورِ سلطنت پر پڑنے والے دو ممکنہ نتائج بھی تحریر کیے۔ طلبہ کے بہتر جوابات سوال میں دیے گئے اقتباس کے ضمن میں شہنشاہ اکبر کے اپنی رعایا کے ساتھ رویے کو کچھ اس طرح سے بیان کیا گیا کہ ''شہنشاہ اکبر کوئی بھی بڑا اور اہم فیصلہ کرتے ہوئے رعایا میں سے امرائے تجربہ کار، امرائے دولت اور معاملہ فہم عالموں سے مشاورت کرتے تھے۔'' طلبہ کی جانب سے اِس رویے کے سبب امورِ سلطنت پر پڑنے والے جو ممکنہ نتائج بیان کیے گئے اُن میں سے چنیدہ یہ رہے: ''(۱) بادشاہ (حکمران) کے متعلقین کو اپنی ذمہ داری کا اندازہ رہتا ہے۔ (۲) بادشاہ کا متعلقین کو مشاورت میں شامل کرنا انھیں یہ احساس دلاتا ہے کہ ریاستی امور میں ان کی بھی اہمیت ہے۔ (۳) بادشاہ کی عزت و حرمت رعایا کے دل میں بڑھ جاتی ہے۔ (۴) بادشاہ کو کسی بھی فیصلے سے پہلے اچھے مشورے مل جاتے ہیں جن کی روشنی میں بہتر فیصلہ ہوتا ہے۔ (۵) اگر کوئی نقصان ہو بھی جائے تو فقط بادشاہ پر ہی احساس محرومی حاوی نہیں ہوتی ہے۔ (۶) کسی نقصان کے نتیجے میں پھر سے سر جوڑ کر بیٹھنے اور معاملے کو درست کرنے کا امکان رہتا ہے۔ (۷) رعایا میں جذبۂ حب الوطنی بیدار رہتا ہے۔ (۸) بادشاہ غرور و تکبر سے بچا رہتا ہے وغیرہ۔'' بہتر جوابات کے جملوں میں ربط و تسلسل، نِکات کو واضح کرنے کے لیے نمبروں یا کسی علامت کا اہتمام اور عمدہ الفاظ کے انتخاب نے تحریر کی خوبی کو نکھار بخشا۔ طلبہ کی کسی معاملہ پر گہری سوچ کا مشاہدہ رہا۔
بہتر جواب کا عکس	شہنشاہ اکبر کی خاصیت تھی کہ وہ لوگوں کی سنتا اور انہیں اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرتا۔ وہ خودغرض نہ تھا اور اپنے آپ کو برتر سمجھتے ہوئے تمام فیصلے خودساختہ نہ کرتا بلکہ مشورہ کرتا۔ اسی طرح رعایا میں اس کی مقبولیت بڑھی اور لوگوں کو اطمینان تھا کہ ان کی آواز دبائی نہیں جارہی بلکہ سب کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ یہ فیصلے دانش وروں اور تجربہ کاروں کی صلاح اور اتفاق سے کیے جائے اس لیے فائدہ مند ہوتے اور یوں کسی کو گلہ نہ ہوتا کہ بادشاہ نے اپنی مرضی سے غلط فیصلہ کیا۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات طلبہ نے سوال کے مطلوب کے برخلاف تحریر کیے، یعنی بہ جائے شہنشاہ اکبر کی خوبیاں بتانے کے چند طلبہ نے اکبر کے سخت رویے کو بیان کیا اور یہ لکھا کہ رعایا اس سے خوفزدہ رہتی تھی اور اس کے سامنے آنے سے ڈرتی تھی وغیرہ۔ اسی لیے اُمورِ سلطنت پر پڑنے والے ممکنہ نتائج بھی سوال کے مطابق موزوں اعتبار سے تحریر نہ کرسکے۔ غیر متعلقہ وضاحتوں نے ان جوابات کو ناقص بنا دیا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی دیکھی گئی۔ علاوہ ازیں املا کی خرابی نے بھی جوابات کے اچھے تاثر کو متاثر کیا۔

ناقص جواب کا عکس	
	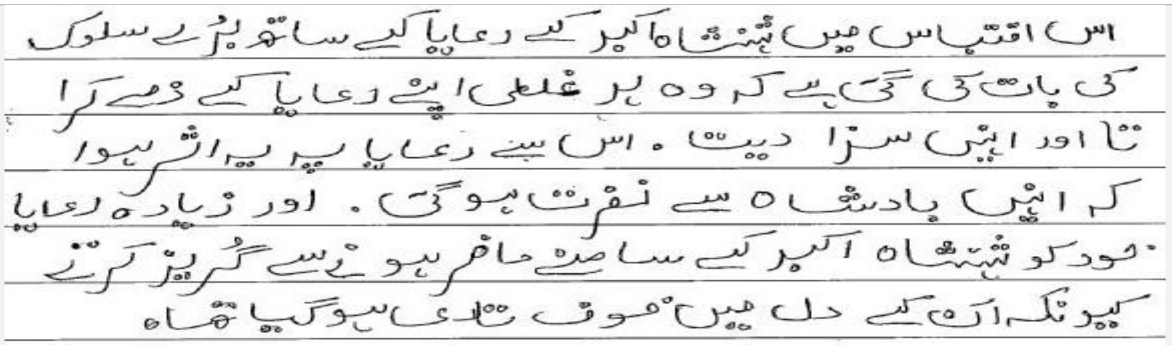

اس اقتباس میں شہنشاہ اکبر کے رعایا کے ساتھ برے سلوک
کی بات کی گئی ہے کہ وہ ہر غلطی اپنے رعایا کے ذمے ڈا
لتا اور اپنی سزا دیتا۔ اس سے رعایا پر یہ اثر ہوا
کہ اپنی بادشاہ سے نفرت ہوگئی۔ اور زیادہ رعایا
خود کو شہنشاہ اکبر کے سامنے حاضر ہونے سے گریز کرتے
کیونکہ ان کے دل میں خوف طاری ہوگیا تھا۔

بہتری کے لیے تجاویز(موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ حسبِ ضرورت زیرِ مطالعہ سبق کے اہم نِکات / مرکزی خیال کے ضمن میں کمرۂ جماعت میں ہی طلبہ کے درمیان مباحثے کی سرگرمی کو تدریسی منصوبہ بندی میں شامل رکھیں۔ یہ سرگرمی طلبہ کو کسی معاملے پر غور و فکر کرنے، اتفاق کرنے یا اختلاف رکھنے، درست فیصلہ کرنے اور مفید تجاویز / مشورہ دینے کے قابل بنائے گی۔

سوال نمبر 1 (ب)	
سوال	آپ کے 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل سبق ''اخلاقِ نبوی ﷺ'' کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بتائیے کہ اگر آپ ﷺ کو اپنی مجلس میں شریک کسی شخص کی کوئی بات ناپسند ہوتی تو آپ ﷺ اس شخص کی اصلاح کس طرح فرماتے تھے؟ بیان کیجیے۔ نیز آپ ﷺ کے اسی طرز عمل سے متعلق سبق میں سے واقعہ تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.6
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	زیر مطالعہ طویل عبارت کو پڑھ کر مختصر الفاظ میں بیان کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	جاننا
نِکات برائے جانچ	• آپ ﷺ کا اپنی مجلس میں شریک کسی شخص کی اصلاح فرمانے کا کوئی ایک طرز بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • سبق میں سے اسی ضمن میں مذکور واقعہ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی مناسب ہی رہی۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ جن طلبہ کے ذہن میں اس سبق کا مکمل خاکہ موجود تھا وہی اس سوال کا بہتر جواب دینے میں کامیاب رہے ہوں گے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں پوچھے گئے دونوں حصوں کو جامع انداز میں بیان کیا۔ طلبہ نے سوال کے مطلوب کے مطابق آپ ﷺ کی اپنی مجلس میں شریک کسی شخص کی اصلاح فرمانے کے حوالے سے آپ ﷺ کا طرزِ عمل کچھ ان الفاظ میں بیان کیا کہ ''آپ ﷺ کو اگر اپنی مجالس کسی شخص کا کوئی فعل / بات ناپسند آتی تو اکثر اُس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ فرماتے بلکہ ایسے شخص کے جانے کے بعد اُن کی اصلاح کے لیے کسی شخص کے ذریعے انھیں پیغام بھجواتے یا پھر مجلس میں ان صاحب کا نام لے کے ان کا ذکر نہیں کرتے بلکہ صیغۂ تعمیم کے ساتھ فرماتے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں، لوگ ایسا کہتے ہیں، بعض لوگوں کی یہ عادت ہے۔'' نیز طلبہ نے آپ ﷺ کے اصلاح فرمانے کے مذکورہ طرزِ عمل کے ضمن میں درسی کتاب کے سبق میں موجود واقعہ اپنے الفاظ میں کچھ یوں تحریر کیا: ''ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ نہ فرمایا۔ جب وہ اٹھ کے چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ ان سے کہہ دینا کہ رنگ دھو ڈالیں۔'' مذکورہ الفاظ اور جملوں کا لبِ لباب بہتر جوابات میں نظر آیا۔ اس سوال میں موجود کلمۂ امر یہ 'بیان کرنا' کے تقاضے پورے کرتے ہوئے جواب تحریر کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	اگر آپ ؐ کو مجلس میں سے کسی کی کوئی بات اچھی نہ لگتی تو وہ کبھی فردِ واحد کو نشانہ نہ بناتے۔ اس بات کو درگزر کرتے اور جو بات انھیں پسند نہ آتی وہ پوری مجلس کو مخاطب کر کے بیان کرتے تاکہ کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ ایک مرتبہ اہلِ عرب کے رواج کے مطابق ایک صاحب زعفران لگا کر مجلس میں حاضر ہوئے۔ نبی ؐ کو یہ بات پسند نہ آئی جب وہ صاحب چلے گئے تو نبی ؐ نے ایک دوسرے شخص سے کہا کہ ان صاحب سے کہو اِس زعفران کو دھو لیں۔

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے درسی کتاب کے سبق 'اخلاقِ نبوی ﷺ' کو پیشِ نظر نہیں رکھا اور اپنی جانب سے جو چاہا لکھ دیا، جیسے کہ آپ ﷺ کو جب کوئی بات بری لگتی تو آپ ﷺ شدید ناراض ہو جاتے / آپ ﷺ محفل سے اُٹھ کر چلے جاتے / محفل ہی میں سختی سے ڈانٹ دیتے وغیرہ۔ نیز سوال کے دوسرے حصے کہ جس میں اسی سبق میں موجود سے آپ ﷺ کا کسی شخص کی اصلاح فرمانے سے متعلق واقعہ بیان کرنا تھا جسے یہ طلبہ بیان نہ کر سکے اور جو ذہن میں آیا لکھ دیا (حضورِ اکرم ﷺ سے متعلق اپنی طرف سے کوئی بھی بات منسوب کر دینا صریحاً غلط ہے)۔ یوں محسوس ہوا کہ جیسے اُن طلبہ نے یہ سبق پڑھا ہی نہیں ہے یا پھر اس وقت یاد نہیں آ رہا کہ پڑھا گیا تھا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی غیر موجودگی نے بھی تحریر کو نقصان پہنچایا۔
ناقص جواب کا عکس	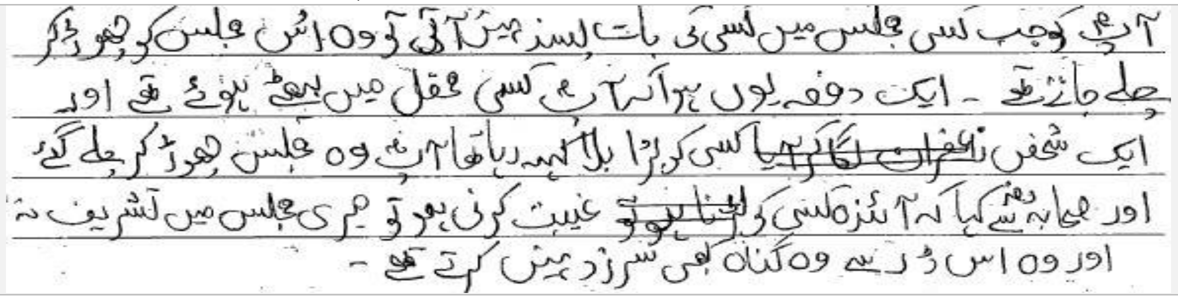 آپؐ کو جب کسی مجلس میں کسی کی بات پسند نہیں آتی تو وہ اُس مجلس کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ ایک دفعہ یوں ہوا کہ آپؐ کسی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے ~~زعفران لگا کر آیا~~ کسی کو بُرا بھلا کہہ دیا تھا آپؐ وہ مجلس چھوڑ کر چلے گئے اور صحابہؓ نے کہا کہ آئندہ کسی کو ~~اپنا~~ غیبت کرنی ہو تو میری مجلس میں تشریف نہ اور وہ اس ڈر سے وہ گناہ بھی سرزد نہیں کرتے تھے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: دورانِ تدریس درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر' برائے بارھویں جماعت کے کسی بھی سبق کی بلند خوانی کے بعد جماعت میں تمام طلبہ کو چار سے پانچ افراد کے گروہوں (Groups) میں تقسیم کر دیا جائے اور انھیں یہ ہدف دیا جائے کہ اس سبق کے ہر ہر پیرا (اقتباس / پیراگراف) سے معلومات پر مبنی دو		

سے تین سوالات بنائے جائیں (حسبِ ضرورت یہ سوالات کی تعداد زیادہ یا کم بھی ہو سکتی ہے)۔ بعد ازاں انھی سوالات میں سے چنیدہ اور منفرد سوالات پر مشتمل مشقی صفحہ (worksheet) ترتیب دے کر طلبہ کو حل کرنے کے لیے دیا جائے۔

سوال نمبر 1 (ج)	
سوال	”۔۔۔غیظ و غضب میں اس کے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر نشتر چبھوتا ہے۔ پر واہ رے انسان! آنکھیں بند کیے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور بے ہوشی میں بدن کو کھجا کر پھر سو جاتا ہے اور جب دن کو بیدار ہوتا ہے تو بے چارے مچھر کو صلواتیں سناتا ہے کہ رات بھر سونے نہیں دیا۔ کوئی اس دروغ گو سے پوچھے کہ جناب عالی! کَے سیکنڈ جاگے تھے جو ساری رات جاگتے رہے کا شکوہ ہو رہا ہے؟“ (مجموعۂ نظم و نثر: 'مچھر' از خواجہ حسن نظامی) دیے گئے نثر پارے میں ذرا سی بات / معاملے کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے والوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ آپ اپنے مشاہدے سے کسی ایسے شخص کا کوئی ایک واقعہ تحریر کیجیے کہ جس میں ذرا سی بات / معاملے کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا ظاہر ہوتا ہو۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی بھی موضوع پر اپنے وسیع تر مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال اور عمدہ مثالوں کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر لکھ سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• کسی شخص کے حوالے سے ذرا سی بات کو بڑھا چڑھا کر ذکر کرنے کے بیان پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اس بڑھا چڑھا کر بیان کی گئی بات کی اصلیت واضح کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	طلبہ کی اکثریت نے اس سوال کا جواب درست تحریر کیا ہے۔ البتہ! کچھ طلبہ کو سوال میں مطلوب موضوع کے مطابق واقعہ لکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ حال آں کہ یہ سوال نہایت ہی آسان سوالات میں سے ہے۔
بہتر جواب کی صورتیں	یہ سوال ایک ماخوذ اقتباس کی روشنی میں اطلاق پر مبنی تھا اور بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطلوب کے مطابق اپنے مشاہدے سے ایسا واقعہ تحریر کیا، جس میں کسی ذرا سی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا نظر آتا ہو۔ طلبہ کے جوابات دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ کا مشاہدہ اور تفہیم کی صلاحیت بہت اچھی ہے اسی لیے انھوں نے حقیقی واقعات کو جواب کی صورت میں درج کیا۔ جوابی سطور کو بہتر انداز میں استعمال میں لایا گیا تھا۔ محاورات کا موزوں استعمال بھی جملوں میں نظر آیا۔

بہتر جواب کا عکس	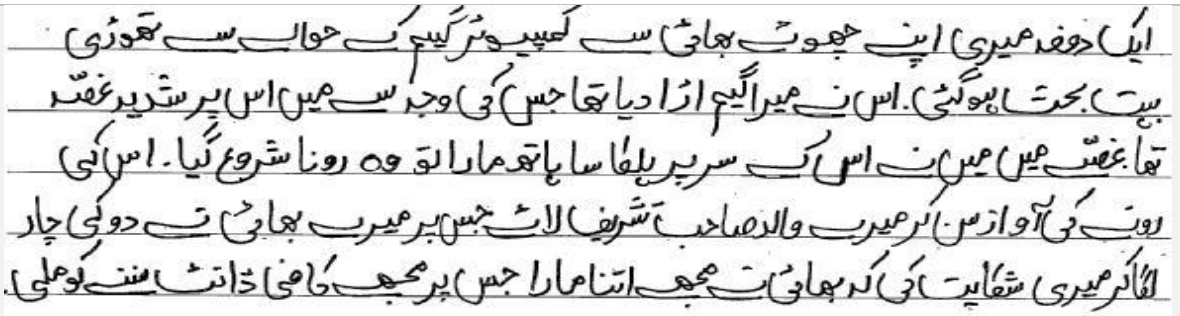 ایک دفعہ میری اپنے چھوٹے بھائی سے کمپیوٹر گیم کے حوالے سے تھوڑی بہت بحث ہوگئی۔ اس نے میرا گیم اڑا دیا تھا جس کی وجہ سے میں اس پر شدید غصہ تھا غصے میں میں نے اس کے سر پر ہلکا سا ہاتھ مارا تو وہ رونا شروع گیا۔ اس کی رونے کی آواز سن کر میرے والد صاحب تشریف لائے جس پر میرے بھائی نے دو کی چار لگا کر میری شکایت کی کہ بھائی نے مجھے اتنا مارا جس پر مجھے کافی ڈانٹ سننے کو ملی۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ اِس سوال کی نوعیت کو سمجھنے سے ہی قاصر رہے، اس لیے جو مثالیں انھوں نے تحریر کیں وہ مطلوبہ جواب کے معیار پر پوری نہیں اترتی تھیں۔ طلبہ نے سوال میں دیے گئے اقتباس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے مشاہدے سے کوئی ایک ایسا واقعہ کہ جس میں کسی ذرا سی بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا واضح ہوتا ہو تحریر کرنے کی بہ جائے اُس اقتباس پر تبصرہ کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ علاوہ ازیں ایک دو طلبہ نے جواب رومن رسم الخط میں لکھنے کی کوشش کی، جو کہ غیر موزوں قرار پایا۔ سوال کے جواب کے لیے دی گئی سطور کا موزوں انداز میں استعمال نہیں کیا گیا۔ یاد رہے! امتحانی پرچے میں جس سوال کے جواب کے لیے جو سطور دی جاتی ہیں انھیں سطور میں ہی اُس سوال کا جواب مکمل کرنا ہوتا ہے۔ نیز اضافی کام کے لیے دیے جانے والے صفحات (Rough Pages) پر موجود تحریر کو بہ طورِ جواب تسلیم نہیں کیا جاتا۔ علاوہ ازیں املا کی اغلاط نے بھی جوابات کے تاثر کو نقصان پہنچایا۔ نیز بہت سے جوابات میں جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی دیکھی گئی اور غیر متعلقہ جملوں نے ایسے جوابات کو ناقص بنا دیا۔
ناقص جواب کا عکس	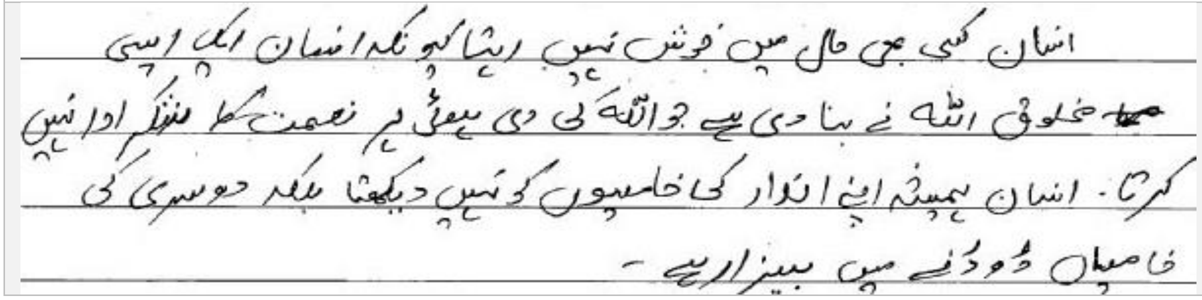 انسان کسی بھی حال میں خوش نہیں رہتا کیونکہ انسان ایک ایسی مخلوق اللہ نے بنا دی ہے جو اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا۔ انسان ہمیشہ اپنے اندر کی خامیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دوسروں کی خامیاں ڈھونڈنے میں بیزار رہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	

اضافی تجویز: طلبہ کو درسی کتاب 'مجموعۂ نظم و نثر، برائے بارھویں جماعت' کے اسباق کی تدریس میں اس اعتبار سے بھی سمجھایا جائے کہ یہاں متن میں سے جو مرکزی خیال سامنے آرہا ہے یا جو نکتہ / بات بیان ہوئی ہے اُسے اپنی عملی زندگی کے تناظر میں کس طرح دیکھا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 1 (د)	
سوال	”آدمی کو نہیں چاہیے کہ وہ اس کی شکایت کرے کہ عطیاتِ الٰہی انسانوں میں غیر مساوی تقسیم ہوئے ہیں۔ جب تم کسی شخص کو دیکھتے ہو کہ وہ دولت و مال سے مالا مال ہے تو اُس ظاہری حالت کو دیکھتے ہو اور اُس کے تردّدات کو جو حفاظتِ دولت کی کُنجی ہیں، نہیں دیکھتے۔ خدا ہی جانتا ہے کہ دولت مندوں کے کمر بندوں میں دولت وہ بوجھ ہے جو اُن کو چلنے نہیں دیتا۔“ (مجموعۂ نظم و نثر: 'دنیا کی نعمتوں کی شکر گزاری' از مولوی ذکاء اللہ) درج بالا نثر پارے کے سیاق و سباق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس میں سے کوئی تین نصیحتیں اخذ کیجیے۔
تعلمی حاصل طلبہ (نمبر)	5.1.6
تعلمی حاصل طلبہ (عبارت)	زیر مطالعہ طویل عبارت کو پڑھ کر مختصر الفاظ میں بیان کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• دیے گئے نثر پارے سے ایک نصیحت اخذ کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (تین درکار ہیں)۔
مجموعی کارکردگی	طلبہ کی کثیر تعداد نے اس سوال کے جواب میں بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ بہت ہی کم طلبہ ایسے رہے جو اس سوال کا جواب دینے میں ناکام رہے۔ خوش خطی کی کمی بھی نظر آئی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دیے گئے اقتباس میں سے نصیحتوں کو اخذ کیا جس سے ان کی عبارت / اقتباس فہمی کی مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔ طلبہ کی جانب سے اخذ کی گئی نصیحتیں بالخصوص یہ رہیں: ”(۱) آدمی کو اللہ عزوجل سے شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ (۲) اللہ کی نعمتوں کی تقسیم صحیح ہے۔ ممکن ہے کہ خدا کی مصلحت انسان پر پوشیدہ بھی رہے۔ (۳) کسی کی ظاہری حالت سے اُس کے اچھے یا برے ہونے کی حتمی رائے نہیں رکھ سکتے۔ (۴) کسی بات کے حوالے سے انسان کا نظریہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ (۵) دولت مندوں کی بھی دولت کے سبب ہی اپنی ہی پریشانیاں ہیں اور غریب سمجھتے ہیں کہ یہ تو بہت خوش و خرم ہیں ہم ہی مصیبت زدہ ہیں۔“ مذکورہ نصیحتوں میں سے

	اکثر نصیحتیں طلبہ کے جوابات میں نظر آئیں۔ طلبہ نے جواب میں نصیحتیں تحریر کرتے ہوئے انھیں نمبروں یا کسی علامتی نشان سے واضح کیا جو کہ اس نوعیت کے جواب تحریر کرنے میں عمدہ اہتمام ہے۔ طلبہ نے جوابی سطور کا موزوں انداز میں استعمال کیا۔
بہتر جواب کا عکس	درج بالا نثر پارے کے مصنف مولوی ذکاء اللہ اپنے تحریر 'دنیا کی نعمتوں کی شکر گزاری' سے ہمیں یوں نصیحتیں اخذ کرنے پر آمادہ کرتے ہیں کہ I- انسان کے لب پر کبھی شکایت نہیں ہونی چاہیے کہ اللہ نے ایک کو زیادہ کیوں دیا اور ایک کو کم کیوں؟ ہمیشہ اس کی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ II- اللہ نے جس سے بھی اور جتنا بھی ہمیں دیا ہے اس میں خوش اور شکر گزار رہنا چاہیے۔ III- اس کے علاوہ کبھی بھی کسی چیز کے ظاہری پہلو کو دیکھ کر کوئی بات نہ کی جائے کیونکہ اللہ کے سوا کبھی ہم جان نہیں سکتے کی اس کا باطنی پہلو کیا ہے
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطابق جواب تحریر نہیں کر سکے۔ ایسے جوابات میں سوال میں دیے گئے اقتباس کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا، بس! عمومی اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کر دیا گیا جب کہ سوال میں دیے گئے اقتباس سے نصیحتیں اخذ کرنا مطلوب تھا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایسے طلبہ نے سوال کو بہ غور سمجھا ہی نہیں اور جواب کی جانب بڑھ گئے۔ املا کی اغلاط بھی ایسے جوابات میں پائی گئیں۔
ناقص جواب کا عکس	① دنیا میں جو بھی نعمتیں ہے وہ سب اللہ کی دی ہوئی ہے جیسے کہ چاند، سورج زمین۔ ② اُسی نے سب پیدا کیا ہے اور اُس کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت انسانی عقل ہے۔ ③ یہ ہوا اور زمین سب اللہ کے ہونے کا اثر کرتی ہے اور بے شک ہم نے وسی کے پاس واپس جانا ہے

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ اپنی تدریسی منصوبہ بندی میں خوانی تفہیم سے متعلق طلبہ کے لیے اس طرح کی سرگرمی بھی ترتیب دے سکتے ہیں کہ طلبہ کو چار سے پانچ افراد کے گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور پھر انھیں کوئی ایک مضمون یا کہانی اس ہدف کے ساتھ دی جائے کہ اسے پڑھ کر یہ واضح کیجیے کہ اس سے ہمیں کیا نصیحت ملتی ہے؟ / آپ کس نکتے سے اختلاف رکھتے ہیں اور کیوں؟ کون سا کردار اچھا تھا اور کیوں؟ / کون سا کردار بُرا تھا اور کیوں؟ وغیرہ (حسبِ ضرورت ہدف تبدیل ہو سکتے ہیں)۔		

	سوال نمبر 1 (ہ)
سوال	’’ضرورت کو قدیم زمانے سے ایجاد کی ماں بتایا جاتا ہے۔‘‘ (مجموعۂ نظم ونثر: ’اُردو ذریعۂ تعلیم‘ از ڈاکٹر سید عبداللہ) درج بالا عبارت کے مفہوم کے پیشِ نظر آپ اپنی روزمرہ زندگی میں مشاہدے یا مطالعے سے اسی ضمن میں کوئی ایک مثال بہ طور دلیل تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی بھی موضوع پر اپنے وسیع تر مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال اور عمدہ مثالوں کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر لکھ سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	**اطلاق**
نِکات برائے جانچ	• کسی حاجت کی وضاحت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اس حاجت کو پورا کرنے کے حوالے سے کوشش بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • کوشش سے ضروریات پوری ہو جانے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ طلبہ کی بہت کم تعداد اس سوال کا موزوں جواب تحریر کرنے میں ناکام رہی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دی گئی عبارت میں موجود ضرب المثل ’ضرورت ایجاد کی ماں ہے‘ کے تناظر میں مفہوم کو سمجھتے ہوئے سوال کے مطابق واضح الفاظ میں روزمرہ زندگی سے کوئی ایک مثال پیش کی۔ بہتر مثالوں میں کوئی ضرورت پڑنے پر چیزوں کو

	اپنی حاجت کے مطابق استعمال میں لانا اور مقصد میں کامیابی کا حصول بیان کیا گیا۔ جیسے کہ کوئی زبان سیکھنا، ضروریاتِ زندگی کی اشیا (بجلی، گیس، پانی) کا حاصل کرنا اور سواری (موٹر سائیکل، ریل گاڑی، جہاز) کا استعمال وغیرہ کی مثالیں بہتر جوابات میں نظر آئیں۔ طلبہ کی جانب سے جو تحریر بہ طورِ جواب تھی اُس میں کچھ مشاہدے تھے تو کچھ مطالعے۔ جملوں میں ربط و تسلسل بھی خوب رہا۔
بہتر جواب کا عکس	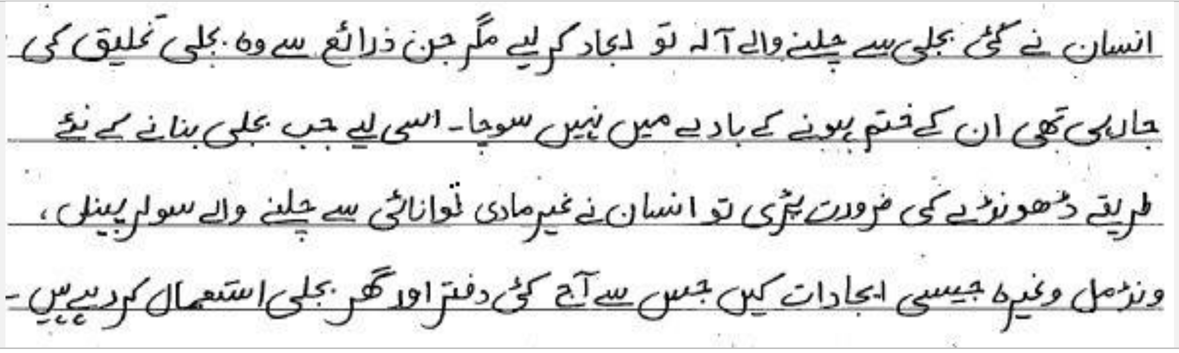 انسان نے کئی بجلی سے چلنے والے آلہ تو ایجاد کر لیے مگر جن ذرائع سے وہ بجلی تخلیق کی جاتی تھی ان کے ختم ہونے کے بارے میں نہیں سوچا۔ اسی لیے جب بجلی بنانے کے نئے طریقے ڈھونڈنے کی ضرورت پڑی تو انسان نے غیر مادی توانائی سے چلنے والے سولر پینل، ونڈمل وغیرہ جیسی ایجادات کیں جس سے آج کئی دفتر اور گھر بجلی استعمال کر دیتے ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ جیسے یہ سوال بہ غور سمجھا ہی نہیں گیا اور جواب تحریر کر دیا۔ طلبہ اس سوال کی اطلاقی نوعیت یعنی روزمرہ زندگی سے کوئی مثال بہ طور دلیل دینے کو بالکل ہی نہیں سمجھ سکے۔ حال آں کہ اس سوال کی تفہیمی سطح اطلاق تھی اور سوال میں دی گئی عبارت میں بہت مشہور کہاوت / ضرب المثل 'ضرورت ایجاد کی ماں ہے' موجود ہے۔ تاہم! روزمرہ میں موجود بہت سی ضروریات کی مثالیں یہاں بہ آسانی دی جا سکتی تھیں۔ علاوہ ازیں طلبہ نے سوال میں درسی کتاب سے ماخوذ عبارت کے ماخذ سبق 'اُردو ذریعۂ تعلیم' سے اردو زبان کے حقوق پر تبصرہ یا چند جملے تحریر کر دیے جو کہ سوال کے مطابق جواب نہیں تھے۔ بے ربط جملوں نے بھی جواب کے اچھے تأثر کو متأثر کیا۔
ناقص جواب کا عکس	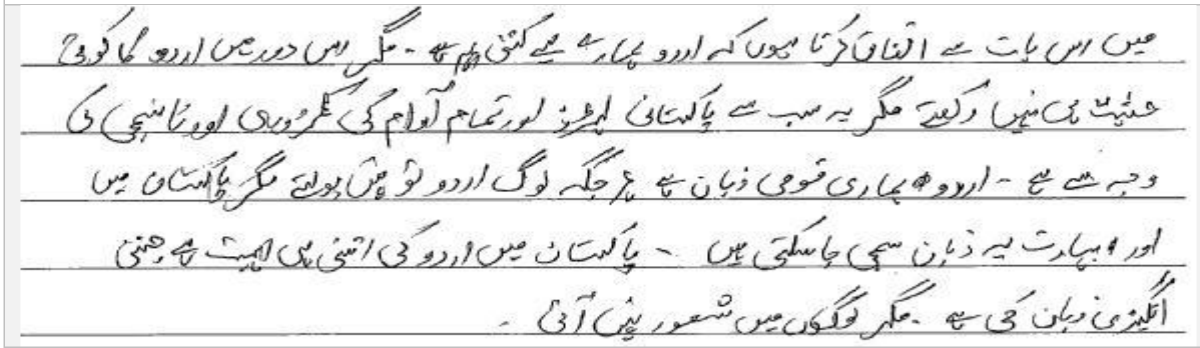 میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اردو ہمارے لیے کتنی اہم ہے۔ مگر اس دور میں اردو کا کوئی حیثیت نہیں دیکھتے مگر یہ سب سے پاکستانی لیڈرز اور تمام عوام کی کمزوری اور نا سمجھی کی وجہ سے ہے۔ اردو ہماری قومی زبان ہے ہر جگہ لوگ اردو تو نہیں بولتے مگر پاکستان میں اور ہندوستان یہ زبان سمجھی جا سکتی ہیں۔ پاکستان میں اردو کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی انگلیزی زبان کی ہے۔ مگر لوگوں میں شعور نہیں آئی۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو درسی کتاب کے اسباق میں موجود محاورات اور ضرب الامثال کی نشان دہی کروائیں اور ان کے مفاہیم بھی واضح کیے جائیں۔ بعد ازاں طلبہ کو کہا جائے کہ روزمرہ زندگی کی تناظر میں انھیں واضح کریں۔		

سوال نمبر 1 (و)	
سوال	صنفِ ادب کی تعریف: ''ان کے مصنفین کے متعلق کسی کو علم نہیں ہوتا اور یہ کہانیاں سینہ بہ سینہ نسلوں میں منتقل ہوتی ہیں۔ یہ کہانیاں ہماری تہذیب پر بہت اثرانداز ہوتی ہیں۔'' درج بالا تعریف اُردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز اپنے مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) سے اس صنف سے متعلق سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.8
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اصنافِ ادب کے فرق سے واقف ہوتے ہوئے اس کی نشان دہی کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• صنفِ ادب 'لوک کہانی' کی درست شناخت پر ایک نمبر دیا جائے۔ • درسی کتاب سے 'چغل خور' سبق کی نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مناسب ہی رہی۔ وہی طلبہ اس سوال کا درست اور مکمل جواب تحریر کر پائے جنھوں نے سوال میں دی جانے والی صنفِ ادب سے متعلق تعریف سے صنف 'لوک کہانی' پہچان لی اور انھیں یہ بھی معلوم تھا کہ ہماری درسی کتب میں کون سا سبق اِس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے۔

بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دی گئی صنفِ ادب کی تعریف 'لوک کہانی' کو پہچانا اور درسی کتاب میں موجود اس صنف سے متعلق سبق 'چغل خور' کی نشان دہی بھی کی۔ کچھ طلبہ نے جملے کی صورت میں اپنا جواب لکھا ہے تو کچھ طلبہ نے صنف اور سبق کے حوالے سے صرف 'لوک کہانی' اور 'چغل خور' لکھا۔
بہتر جواب کا عکس	درج بالا تعریف اُردو ادب کی جس صنف سے تعلق رکھتی ہے اس کو لوک کہانیاں کہا جاتا ہے۔ جن کے مصنفین کا علم کسی کو نہیں ہوتا۔ ہمارے اردو کتاب کا مجموعہ نظم و نثر میں بھی ایک ایسی کہانی ہے جس کا عنوان "چغل خور" ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے سوال میں دی گئی صنفِ ادب 'لوک کہانی' کی تعریف کو سمجھا ہی نہیں، بس! جو ذہن میں آیا لکھا دیا۔ درسی کتاب میں موجود لوک کہانی سے متعلقہ سبق کا عنوان / نام 'چغل خور' تحریر کرنے سے بھی قاصر رہے۔ کچھ طلبہ نے علمِ بدیع کی اصطلاحات کا ذکر یہاں کر دیا اور بعض طلبہ نے شاعری کی اصناف کی وضاحت کر دی جو کہ سوال کے مطلوب کے مطابق درست نہیں۔
ناقص جواب کا عکس	مندرجہ بالا تعریف اردو ادب کی صنف "تلمیح" سے تعلق رکھتی ہے۔ سبق کا عنوان ہے "ادبی لٹریچر کے عناصر خمسہ"۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل مختلف اصنافِ ادب سے متعلقہ اسباق کی صنف طلبہ کو ذہن نشین کروالیں اور ان اصناف کے موازنے سے ان کے مابین فرق کو بھی بہ خوبی سمجھائیں۔ یاد رہے! درسی کتاب میں اسباق کی فہرست میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ کون سا سبق کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز درسی کتاب کے اختتام پر موجود کتابیات (ملاحظہ فرمایئے! اشاعت: ششم، اکتوبر ۲۰۲۱ء اور مابعد ششم) اِس حوالے سے کامل راہ نما ہے۔

سوال نمبر 2 (الف)	
سوال	اصناف سخن نعت اور منقبت کا موازنہ کرتے ہوئے فرق واضح کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.9
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	شاعری کی مختلف اصناف کو سمجھ کر ان کا فرق تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	2
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• نعت کی تعریف تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • منقبت کی تعریف تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی بہت عمدہ رہی۔ اکثر طلبہ نے سوال میں دریافت کی گئی دونوں اصنافِ سخن 'نعت' اور 'منقبت' کی تعریف جواب میں تحریر کیں۔ کچھ طلبہ ایسے بھی تھے جنھیں 'منقبت' کی تعریف بیان کرنے میں مشکل پیش آئی۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے اصنافِ سخن 'نعت' اور 'منقبت' کا موازنہ کرتے ہوئے ان کے فرق کو واضح طور پر تحریر کیا۔ طلبہ نے اپنے جواب میں کچھ یوں واضح کیا کہ "نعت ایسی نظم ہوتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات کی توصیف بیان کی جاتی ہے، جب کہ منقبت ایسی نظم ہوتی ہے جس میں دینِ اسلام سے نسبت کی وجہ سے مشہور کسی شخصیت (اہلِ بیتؓ، صحابہ، امام، اولیا، بزرگانِ دین وغیرہ) کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔" اصنافِ سخن کے موازنے میں عمدہ، جامع اور موزوں الفاظ کا استعمال کیا گیا اور بے جا طوالت سے گریز کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	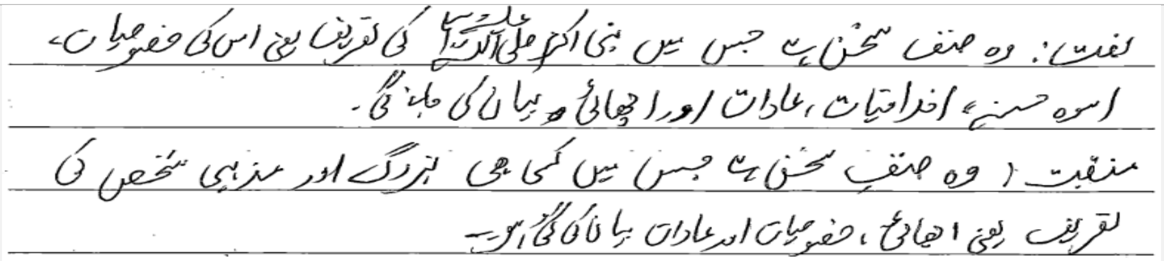 نعت: وہ صنفِ سخن ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف یعنی اس کی خصوصیات، اسوہ حسنہ، امتیازات، عادات اور اچھائی کو بیان کی جائے گی۔ منقبت: وہ صنفِ سخن ہے جس میں کسی بھی بزرگ اور مذہبی شخص کی تعریف یعنی اچھائی، خصوصیات اور عادات بیان کی گئی ہو۔

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ سوال میں پوچھی گئیں اصنافِ سخن 'نعت اور منقبت' کے مابین فرق کو بیان کرنے کی بہ جائے غیر مطلوبہ اصناف کی ٹوٹی پھوٹی تعریف سے جوابی سطور پُر کرتے رہے۔ بالخصوص صنفِ سخن 'منقبت' کی تعریف سے طلبہ کی آشنائی کم ہی نظر آئی۔ منقبت کی تعریف میں طلبہ نے مرثیہ تو کہیں مثنوی کی تعریف تحریر کر دی جو کہ سوال کے مطلوب کے مطابق نہ تھی۔ کچھ طلبہ تو صنفِ سخن 'نعت' کی بھی درست تعریف تحریر نہ کر سکے، بس! جوابی سطور کو غیر متعلقہ الفاظ سے پُر کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا۔ املا کی اغلاط نے جوابات کے تأثر کو مزید خراب کر دیا۔
ناقص جواب کا عکس	نعت جس میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بات کی جاری ہے۔ منقبت وہ ہے جس میں انسانی بنی ہوئی جیروں کی بات کی ہو۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	**حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے**	**تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں**
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ تعلیمی سال کے آغاز میں ہی اپنی راہ نمائی میں طلبہ سے 'مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب)' میں شامل تمام اصنافِ سخن (بہ لحاظِ ہیئت اور بہ لحاظِ موضوع) کو سمجھاتے ہوئے اُس کا ایک وضاحتی نقشہ بنوا کر کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں اور جب جس نظم کی تدریس ہو رہی ہو اُس کی صنف سے متعلق طلبہ کو سمجھاتے ہوئے اُس نقشے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے (اس سرگرمی کا اطلاق نثری اصناف کے حوالے سے بھی موزوں ہے)۔		

سوال نمبر 2 (ب)	
سوال	او دیس سے آنے والے بتا! کیا پہلی سی ہے معصوم ابھی ــــ وہ مدرسے کی شاداب فضا کچھ بُھولے ہوئے دن گزرے ہیں ــــ جس میں، وہ مثالِ خواب فضا وہ کھیل، وہ ہم سِن، وہ میداں ــــ وہ خواب گہ مہتاب فضا او دیس سے آنے والے بتا! (مجموعۂ نظم و نثر: 'او دیس سے آنے والے بتا!' از: اختر شیرانی) درج بالا بند میں شاعر نے کس مقام کے حوالے سے اپنی کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟ نیز اسی پس منظر میں آپ اپنے حوالے سے کوئی ایک نکتہ بیان کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی بھی موضوع پر اپنے وسیع تر مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال اور عُمدہ مثالوں کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر لکھ سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• دیے گئے بند سے مقام (مدرسہ / اسکول / درس گاہ / کالج) کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • دیے گئے بند سے شاعر کی کیفیت (یاد / ماضی) کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اسی بند کے پس منظر میں اپنے حوالے سے کوئی ایک نکتہ ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی اکثریت نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں سوال کے دونوں حصوں کا جواب دیا گیا۔ پہلے حصے میں سوال کے تقاضے کے مطابق شاعر کے حوالے سے بند کی وضاحت میں یہ بیان کیا گیا کہ ''شاعر جس مقام کا ذکر کر رہے ہیں وہ مدرسہ / اسکول / درس گاہ / کالج ہے۔'' نیز شاعر کی کیفیت کی وضاحت میں طلبہ نے لکھا کہ ''ماضی کو یاد کر رہے ہیں / افسردہ ہیں۔'' مزید برآں! دوسرے حصہ میں طلبہ نے بند کے پس منظر کے تناظر اپنے حوالے سے بیان کیا، جن میں سے چند یہ رہے: ''مجھے میرے اردو کے استاد صاحِب بہت یاد آتے ہیں / یاد آئیں گے، مجھے اپنے اسکول کی کینٹین بہت یاد آتی ہے / یاد آئے گی اور مجھے اپنے اسکول کی لائبریری بہت یاد آتی ہے / یاد آئے گی وغیرہ۔'' یعنی طلبہ نے اپنے حوالے سے بھی بہت اچھے جملوں میں اپنے ماضی اور بچپن کو کسی مقام کے حوالے سے یاد کرنے کی کیفیت کا ذکر کیا۔ تاہم! کہیں یہ جملے مستقبل کے حوالے سے بھی رہے۔ املا کی اغلاط نہ ہونے کے برابر رہیں۔

بہتر جواب کا عکس	اس شعر میں شاعر اپنی پرانی رہائش مدرسے / گھر کا ذکر کر رہے ہیں یا ملک کا جس میں وہ اپنے ملک کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ ابھی بھی مدرسے کا ماحول ویسا ہی خوشگوار ہے کیونکہ میرا وہاں کافی وقت گزرا ہے وہاں میری کافی یادیں ہیں جو خواب سی ہیں اور مجھے خواب میں دکھائی دیتی ہیں خواب کی مانند لگتی ہیں وہاں میرے ساتھی کا ساتھ وہ میدان جہاں ہم نے ساتھ وقت گزارا اس کے بارے میں ہمیں بتا۔ مجھے بھی اسی طرح اپنے گاؤں کی خوبصورتی اور وہاں میرے اپنوں کا ساتھ بہت یاد آتا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات جن میں طلبہ نے سوال میں دیے گئے بند میں سے نہ تو شاعر کے حوالے سے مقام اور کیفیت کو واضح کیا اور نہ ہی بند کے اسی پس منظر کے تناظر میں اپنے حوالے سے کوئی ایک نکتہ بیان کیا۔ کچھ طلبہ نے تو بند کی تشریح کو ہی سوال کا مطلوب جانا تو کچھ نے شاعر کے اسلوب کو جوابی سطور میں بیان کر دیا۔ ایسے جوابات کو دیکھ کر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ طلبہ سوال کو سمجھنے سے ہی قاصر رہے ہوں گے۔ املا کی اغلاط بھی بہت رہیں۔
ناقص جواب کا عکس	درج بالا بند میں شاعر نے گھر کے حوالے سے اپنی کسی کیفیت کا اظہار کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے وہ بھی زندگی اچھی تھی جب میں چھوٹا تھا اپنے گھر والوں کے ساتھ تھا۔ انسان جیسے بڑا ہوتا ہے گھر والوں سے دور ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اکیلا بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ انسان کو ان کی عزیزوں کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب وہ دور رہتا ہے

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ نظم کی تدریس میں طلبہ کو یہ ہدف دیا جائے کہ اس نظم کو نثری پیرائے میں ڈھالا جائے۔ نیز اس قسم کی نظم کے کرداروں اور مرکزی خیال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کمرۂ جماعت میں طلبہ کے درمیان مباحثہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔		

سوال نمبر 2 (ج)	
سوال	ثابت قدمی میں کوئی اس کا نہیں ہمسر ٹل جائے زمیں، پر یہ نہیں ہٹنے کا، صفدر ہے اس کے لیے کاہ سے کم، کوہ کا لشکر جانباز ہے، لختِ جگر حیدرِ صفدر زور ان کا کسی جنگ میں گھٹتے نہیں دیکھا پیچھے قدم اس کا کبھی ہٹتے نہیں دیکھا (مجموعۂ نظم و نثر: 'سراپا' از: میر ببر علی انیسؔ) علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف بیان کیجیے۔ نیز درج بالا بند میں سے 'کنایہ' کے زُمرے میں آنے والے لفظ / الفاظ کی نشان دہی کرتے ہوئے وضاحت کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.10
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اشعار میں علمِ بیان، صنائع و بدائع کی نشان دہی کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• اصطلاحِ علم بیان 'کنایہ' کی تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • دیے گئے بند میں 'کنایہ' کے الفاظ کی نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔ • دیے گئے بند میں مجازی اعتبار سے مستعمل 'کنایہ' کے الفاظ کی وضاحت کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی اوسط درجے کی رہی۔ اکثر طلبہ نے علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف تو بیان کی، مگر دیے گئے بند سے کنایہ کے زُمرے میں آنے والے الفاظ کی نشان دہی اور وضاحت نہیں کر سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں سوال میں مطلوب تینوں اجزا کو جواب میں درست تحریر کیا گیا۔ علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف میں طلبہ کے جوابات ان الفاظ میں سامنے آئے: ''اصطلاحِ کنایہ علم بیان کی رو سے یہ وہ کلمہ ہے، جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہوں اور ان کا

	سمجھنا کسی قرینے کا محتاج ہو۔ وہ حقیقی معنوں کی بہ جائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جاسکتے ہوں۔" طلبہ نے سوال میں دیے گئے بند میں سے کنایہ سے متعلق الفاظ کی نشان دہی اور وضاحت کچھ ان الفاظ میں کی: "اس بند کے آخری مصرعے میں 'قدم پیچھے نہ ہٹنا' اپنے حقیقی معنی بھی رکھتا ہے، یعنی کہیں سے قدم پیچھے کی طرف نہ ہٹانا/ کسی جگہ مستقل کھڑے رہنا۔ جب کہ یہاں یہ مجازی اعتبار سے مستعمل ہے کہ حوصلے پست نہ ہونا/ جنگ میں مقابلے سے نہ گھبرا جانا/ خوف غالب نہ آنا۔" بہتر جوابات میں واضح طور پر طلبہ نے اپنا جواب تحریر کیا گیا تھا۔ جوابی سطور کا موزوں استعمال کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	کنایہ سے مراد علم بیان کی وہ قسم ہے جس میں الفاظ یا جملوں کو حقیقی اور مجازی دونوں معنوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ درجہ بالا بند میں پیچھے قدم اس کا کبھی ہٹنے نہیں دیا کنایہ اس میں قدموں کا پیچھے نہیں ہٹنا حقیقی معنوں میں بھی لیا جاسکتا اور بیان اس سے مراد بے خوف، بہادر کے معنوں میں لیا گیا ہے۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے علمِ بیان کی اصطلاح 'کنایہ' کی تعریف بیان نہیں کی اور نہ ہی کنایہ کے تناظر میں سوال میں دیے گئے بند سے اُس کی نشان دہی اور وضاحت کی۔ کچھ طلبہ نے سوال میں دیے گئے بند کی تشریح کرنا ہی سوال کا مطلوب جانا۔ بہت سے طلبہ نے کنایہ کی بہ جائے علمِ بیان کی کسی اور اصطلاح کی تعریف اور دیے گئے بند سے نشان دہی مع وضاحت تحریر کردی۔ طلبہ کی جانب سے کچھ جوابات میں علمِ بدیع کی صنعتوں کی تعریف بھی جواب میں نظر آئی۔ کہیں کہیں ردیف یا قافیہ کی تعریف لکھنے کی کوشش بھی کی گئی، گویا! سوال کے برخلاف فقط جوابی سطور پُر کردینا ہی سوال کا مطلوب جانا۔
ناقص جواب کا عکس	علم بیان کی اصطلاح میں کنایہ کی تعریف یہ ہے کہ جب کوئی ایسا لفظ استعمال کیا جائے کہ غور سے معنے میں پورا واقعہ یاد آجائے۔ نیز درج بالا بند میں کنایہ کے زمرے میں آنے والے الفاظ 'حیدر، صفدر اور جنگ' اس کی نشان دہی کرتے ہیں یہ کربلا کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

• اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ پر علمِ بیان کی اصطلاحات اور علمِ بدیع کی صنعتوں کا فرق واضح کریں۔ نیز امتحانی سلیبس میں شامل علمِ بیان کی اصطلاحات (تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور مجازِ مرسل) کی تعریف مع ارکان و بنیادی اجزا سمجھانے کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے ایسے مشقی صفحے (worksheets) تیار کیے جائیں جن میں علمِ بیان کی اصطلاحات اور ان کے ارکان کی نشان دہی مع وضاحت کرنے کی سرگرمی موجود ہو۔ علمِ بیان کی اصطلاحات کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ / خاکہ مع شعری مثال طلبہ سے تیار کرواکر کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔		

سوال نمبر 2 (د)	
سوال	تلخ کو تو چاہے تو شیریں کرے بزمِ عزا کو طرب آگیں کرے علمِ بدیع کی صنعت 'تضاد' کی تعریف بیان کیجیے۔ نیز درج بالا شعر کے دونوں مصرعوں میں موجود صنعت 'تضاد' سے متعلق الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.10
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اشعار میں علمِ بیان، صنائع و بدائع کی نشان دہی کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نکات برائے جانچ	• صنعتِ تضاد کی تعریف بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • دیے گئے شعر کے پہلے مصرعے میں موجود متضاد الفاظ ('تلخ' اور 'شیریں') کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • دیے گئے شعر کے دوسرے مصرعے میں موجود متضاد الفاظ ('عزا' اور 'طرب') کی نشان دہی کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی کارکردگی مناسب رہی۔ بہت سے طلبہ نے تضاد کی تعریف تو درست تحریر کی مگر شعر سے صنعتِ تضاد سے متعلق الفاظ کی نشان دہی میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ بالخصوص دوسرے مصرعے میں موجود متضاد الفاظ کی نشان دہی بہت کم طلبہ ہی کر پائے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں علمِ بدیع کی صنعت کی درست تعریف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سوال میں دیے گئے شعر کے دونوں میں موجود صنعتِ تضاد سے متعلق الفاظ کی کامل نشان دہی بھی کی گئی تھی۔ طلبہ نے صنعتِ تضاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا کہ ''شعر میں ایسے الفاظ کو ایک ساتھ لایا جائے جن میں بہ اعتبار معنی تضاد یعنی ضد پائی جائے اسے صنعت 'تضاد' کہتے ہیں۔'' نیز طلبہ نے دیے گئے شعر کے دونوں مصرعوں سے صنعتِ تضاد سے متعلقہ الفاظ کی نشان دہی کرتے ہوئے واضح کیا کہ ''پہلے مصرعے میں موجود الفاظ 'تلخ' اور 'شیریں' آپس میں ضد ہیں اور دوسرے مصرعے میں مستعمل الفاظ 'عزا' اور 'طرب' آپس میں ضد ہیں۔'' طلبہ نے جامع انداز میں اپنا جواب تحریر کیا۔ سوال کے ہر جزو کو جواب میں تحریر کرتے ہوئے واضح کیا گیا اور بے جا طوالت سے گریز کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	کسی شعر میں متضاد الفاظ کا استعمال کرنا تضاد کہلاتا ہے۔ درج بالا شعر کے پہلے مصرعے میں لفظ "تلخ" اور "شیریں" ایک دوسرے کے متضاد ہیں اسی وجہ سے اس مصرعے میں تضاد موجود ہے اور اسی طرح دوسرے مصرعے میں "عزا" اور طرب ایک دوسرے کے متضاد الفاظ ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں طلبہ نے علمِ بدیع کی صنعت 'کنایہ' کی درست تعریف بیان نہیں کی اور سوال میں دیے گئے شعر میں سے کنایہ الفاظ کی درست نشان دہی بھی کرنے سے قاصر رہے۔ حال آں کہ اس میں پوچھی گئی صنعت 'کنایہ' نسبتاً آسانی سے سمجھ آجانے والی صنعتوں میں سے ایک ہے۔ چند طلبہ نے تضاد کی تعریف کی بہ جائے دیگر اصطلاحات یا صنعتوں کی تعریف لکھنے کی کوشش کی۔ کچھ طلبہ نے جوابی سطور میں سوال میں دیے گئے شعر کی تشریح ہی کرنے پر اکتفا کیا۔
ناقص جواب کا عکس	تلخ کو تو چاہیے تو شیریں کرے بزمِ عزا کو طرب آگیں کرے شعر دونوں مصرعوں میں موجود صنعت تضاد ہے علم بدیع کی صنعت تضاد کی تعریف یہ درج بزمِ عزا کو طرب آگیں کرے تلخ کو تو چاہیے تو شیریں کرے دوران جنگ میں گھٹتے نہیں دیکھا پیچھے قدم اس کا کبھی ہٹتے نہیں دیکھا ثابت قدمی میں کوئی اس کا نہیں جیسے بزمِ عزا کو طرب آگیں کرے تلخ کو تو چاہیے تو شیریں کرے

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر)	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال

'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا یا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login
اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو علمِ بیان اور علمِ بدیع کے فرق سے آشنا کریں۔ نیز امتحانی سلیبس میں شامل علمِ بدیع کی صنعتوں (تا دمِ تحریر سلیبس میں شامل: 'حسنِ تعلیل، تلمیح، تضاد اور مبالغہ') کی تعریف سمجھانے کے ساتھ ساتھ طلبہ کے لیے ایسے مشقی صفحے (worksheets) تیار کیے جائیں جن میں علمِ بدیع کی صنعتوں کی نشان دہی مع وضاحت کرنے کی سرگرمی موجود ہو۔ علمِ بدیع کی صنعتوں کے حوالے سے ایک وضاحتی نقشہ / خاکہ مع مثالی شعر طلبہ سے تیار کروا کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔		

سوال نمبر 2 (ہ)	
سوال	سامان جمع کیجیے، کوٹھی بنائیے باصد خلوص دعوتِ حکام کیجیے (مجموعۂ نظم و نثر: 'اکبر اور مغربی تعلیم' از: اکبر الہ آبادی) درج بالا شعر میں شاعر نے کون سا طرزِ بیاں اختیار کیا ہے؟ نیز اِس شعر کے طرزِ بیاں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شاعر کے خیالات کی تفصیل سے وضاحت کیجیے۔
تعلّمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	5.1.1
تعلّمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	نظم و نثر کو استحسانی اور تنقیدی نقطۂ نظر سے پڑھ سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نِکات برائے جانچ	• شعر کا طرزِ بیان 'طنزیہ' تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

	• بد عنوان لوگوں کے مال و دولت جمع کرنے میں ناجائز ذرائع استعمال کرنے کے ذکر پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اپنی بد عنوانیوں پر قانون کی گرفت سے بچے رہنے کے لیے بڑے بڑے لوگوں (حکام) سے تعلقات بنائے رکھنے کے بیان پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں مجموعی کارکردگی بہتر رہی۔ کافی طلبہ نے اس سوال میں دیے گئے شعر کا طرزِ بیان اور اس کا مفہوم درست بیان کیا۔ لیکن کچھ طلبہ اس شعر کا طرزِ بیان اور مفہوم نہیں لکھ سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کے مطلوب کے مطابق جواب میں پوری طرح درست احاطہ کیا۔ طلبہ نے سوال میں دیے گئے شعر کا طرزِ بیاں "طنزیہ / غلطی واضح کرنا / تنقید کرنا" تحریر کیا۔ نیز اسی طرزِ بیاں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شاعر کے خیالات کی وضاحت کچھ ان الفاظ میں کی: "وہ لوگ انتہائی خراب لوگ ہیں جو مال و دولت جمع کرنے میں، عالی شان گھر بنانے میں ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ ان کو صرف اس بات کی ہی فکر لگی رہتی ہے کہ خوب مال و دولت بٹور لی جائے، بنگلے تعمیر کر لیے جائیں اور ذرائع چاہے کیسے ہی حرام کمانے اور بے ایمانی کرنے سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایسے لوگ اپنی بد عنوانیوں پر قانون کی گرفت سے بچنے کے لیے حکام سے تعلقات بنائے رکھتے ہیں۔ یہ تعلقات دعوتوں سے شروع ہوتے ہیں اور حصہ داری کے مراحل عبور کرتے ہوئے رشتے داری کی منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔" مذکورہ وضاحت کا لبِ لباب اکثر بہتر جوابات میں شامل رہا۔ عمدہ الفاظ کے انتخاب نے جواب کے تاثر کو مزید بہتر بنایا۔ املا کی اغلا بھی نہ ہونے کے برابر رہیں۔
بہتر جواب کا عکس	اس شعر میں شاعر نے طنز اختیار کیا۔ وہ اپنے مغرب زدہ ہم وطنوں پر گہرا طنز اور تنقید کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ مال و دولت ہی سب کچھ ہے اسی لیے آپ پیسہ جمع کیجیے اور دکھاوے کے لیے کوٹھیاں بنائیے اور سجائیں پھر انگریز حکام کی دعوت کیجیے کہ اس طرح خوشامد کرنے سے آپ کو ان کی حمایت حاصل ہوگی۔ دراصل وہ اس رویہ کے خلاف ہیں اور اس پر تنقید کرتے ہوئے اس عمل کو روکنے کا مقصد رکھتے ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں شعر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شاعر کا طرزِ بیاں واضح نہیں کیا گیا اور نہ ہی دیے گئے شعر سے شاعر کے خیالات کی وضاحت کی گئی۔ بعض طلبہ نے تو سامان جمع کرنے کی نصیحت کی تو بعض طلبہ نے کوٹھی بنانے کے طریقے بتائے۔ کچھ طلبہ نے دعوت کرنے کو آپس میں محبت قائم رہنے کی وجہ قرار دیا۔ اس قسم کے سوالات کو دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ جیسے یہ طلبہ اس شعر کے طنزیہ و مزاحیہ طرزِ بیاں کو سمجھے ہی نہیں تھے، اسی لیے شاعر کے خیالات کی بھی، مفہوم کے مطابق موزوں وضاحت نہیں کر سکے۔ املا کی اغلاط اور بے ربط جملوں نے تحریر کے مجموعی تاثر کو مزید نقصان پہنچایا۔

ناقص جواب کا عکس	
	اس شعر میں شاعر اکبر الہ آبادی یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ گھر کی ضروریات کی ہر چیز جمع کریں اور اس میں سے پھر اُن لوگوں کو دیں جو کہ غریب ہے یتیم بچے ہے یا مسکین ہے اور

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات (Knowledge)' ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ درسی کتاب میں شامل نظموں کا بہ غور مطالعہ کروالیں اور بندوں / اشعار کا مفہوم اور مجازی و لغوی معانی بہ خوبی سمجھائیں۔ اساتذہ نظم کی تدریس کے دوران بند / شعر کی تشریح یا شاعر کے خیالات کی وضاحت کے حوالے سے طلبہ کو اِن مراحل سے گزرنے کی ہدایت کریں اور خود بہ طورِ راہ نما شامل رہیں: (۱) شاعر کا مختصر تعارف / خصوصیاتِ کلام / اسلوب (۲) جس بند / شعر کی تشریح یا شاعر کے خیالات واضح کرنا مقصود ہوں اُس بند / شعر میں موجود نئے الفاظ کے معانی کی تلاش (۴) بند / شعر کو نثری شکل دینا (۵) بند / شعر کا مفہوم / مرکزی خیال سمجھنا (۶) مفہوم / مرکزی خیال کے تناظر میں جامع تشریح / شاعر کے خیالات تحریر کرنا۔ یاد رہے! جب تک بند / شعر کا طرزِ بیاں، مفہوم اور بنیادی تصور نہیں سمجھا آئے گا تو تشریح / شاعر کے خیالات صحیح طور پر واضح نہیں ہو سکیں گے۔

سوال نمبر 2 (و)	
سوال	یہ غیظ و غضب بُری بلا ہے ہاں صبر و رضا میں اک مزا ہے درج بالا شعر میں کس رویّے کی مذمت کی گئی ہے؟ نیز اپنے مطالعے یا مشاہدے سے اسی رویّے سے متعلقہ کوئی ایک واقعہ اور اس میں ہونے والا نقصان تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.5
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	کسی بھی موضوع پر اپنے وسیع تر مطالعے کی روشنی میں تنقید و استدلال اور عمدہ مثالوں کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر لکھ سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	• شعر میں مذکور قابلِ مذمّت رویّے 'غیظ و غضب' (اس کا کوئی بھی مترادف قبول کیا جائے) کی نشان دہی پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اپنے مطالعے یا مشاہدے سے ایسی مثال، جس میں 'غیظ و غضب' کی کیفیت واضح ہو، تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اسی 'غیظ و غضب' کے سبب ہونے والا نقصان بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی عمدہ رہی۔ جو طلبہ سوال کی نوعیت کو بہتر طور پر سمجھ سکے وہی بہتر انداز میں جواب تحریر کر سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال کا مکمل جواب تحریر کیا۔ طلبہ نے سوال میں موجود شعر میں مذمت کیے گئے رویے 'غیظ و غضب' کی نشان دہی کی۔ نیز اسی رویے 'غیظ و غضب' کے ضمن میں اپنے مطالعے / مشاہدے سے کوئی ایک واقعہ بھی جواب میں تحریر کیا، جس میں غیظ و غضب کی کیفیت اور اس کے سبب ہونے والا نقصان بیان کیا گیا تھا۔ مختلف واقعات بہتر جوابات کا حصہ رہے۔ جملوں میں ربط و تسلسل بھی پایا گیا۔ دی گئی سطور میں ہی جواب پورا ہو جائے، اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔
بہتر جواب کا عکس	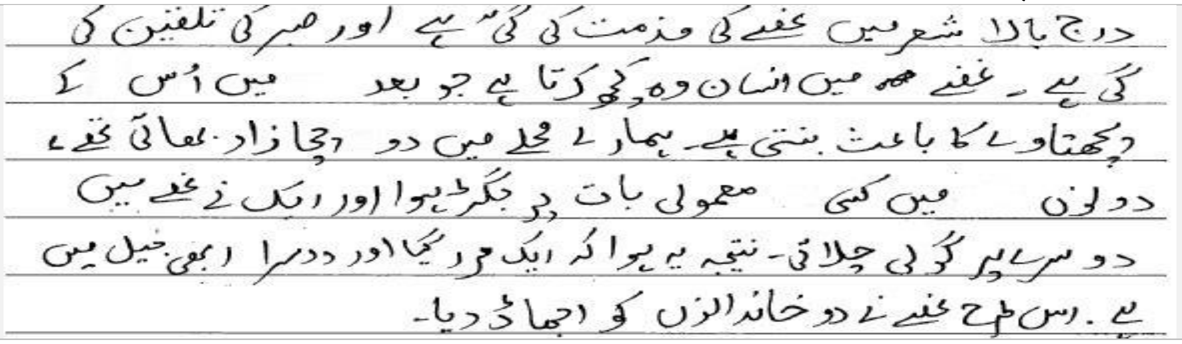 درج بالا شعر میں غصے کی مذمت کی گئی ہے اور صبر کی تلقین کی گی ہے۔ غصے میں انسان وہ کچھ کرتا ہے جو بعد میں اُس کے پچھتاوے کا باعث بنتی ہے۔ ہمارے محلے میں دو چچا زاد بھائی تھے۔ دونوں میں کسی معمولی بات پر جھگڑا ہوا اور ایک نے غصے میں دوسرے پر گولی چلائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مر گیا اور دوسرا ابھی جیل میں ہے۔ اس طرح غصے نے دو خاندانوں کو اجاڑ دیا۔
ناقص جواب کی صورتیں	اکثر ناقص جوابات دیکھ کر ایسا محسوس ہوا کہ ان طلبہ کو 'غیظ و غضب' کے الفاظ سمجھ میں نہیں آسکے (جو بہت آسان اور روزمرہ استعمال ہونے والے الفاظ ہیں) یا شاید انھیں 'مذمت' لفظ سمجھ میں نہیں آیا اور وہ اس لفظ کا مطلب ذکر کرنا یا اصرار کرنا سمجھے۔ کچھ طلبہ نے پہلے مصرعے کو بالکل ہی نظر انداز کر کے دوسرے مصرعے سے بات شروع کی اور اسی کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیا۔ یعنی انھوں نے یہ

	سمجھا کہ اس شعر میں 'صبر و رضا' کی مذمت کی گئی ہے اور اسی لیے انھوں نے اس کے حوالے سے لکھ دیا کہ "جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔" نیز اسی سے متعلق واقعات اور ان کے نتائج تحریر کیے جو کہ ظاہر ہے ناقص ہی قرار پائے۔ بے ربط جملوں اور املا کی اغلاط نے بھی جواب کے تاثر کو نقصان پہنچایا۔
ناقص جواب کا عکس	شعر میں شاعر کا بہت سادگی والا رویہ ہے۔ اس کے متعلق ایک واقعہ ہے میرا جس میں "میں پانی سے ڈ تا بھی ہو لیکن مجھے پانی میں رہنے کا شوق بھی ہے"۔ اسے رویے کے نقصانات یہ ہے کہ پڑھنے والا یا سننے والا اپنی بات کو محسوس نہیں کر سکتا اور دلچسپ نہیں پاتا گا۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجاویز: اساتذہ کو چاہیے کہ وہ نظم کے بندوں / اشعار کی تدریس کے دوران طلبہ کو یہ بھی سمجھائیں کہ اِس بند / شعر کے مفہوم کے ضمن میں ہم کس طرح اپنے معاشرے یا روزمرہ زندگی کو پرکھ سکتے ہیں۔ نیز بند / شعر میں نئے آنے والے الفاظ کے معانی بھی ذہن نشین کروانے کے لیے اُن الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کی مشق کروائی جائے۔

سوال نمبر 2 (ز)	
سوال	صنفِ سخن کی تعریف: ''ہیئت کے لحاظ سے ایسی صنفِ سخن اور مسلسل نظم، جس کے شعر میں دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں اور ہر دوسرے شعر میں قافیہ بدل جائے، لیکن ساری نظم ایک ہی بحر میں ہو۔'' درج بالا تعریف بہ لحاظِ ہیئت کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟ نیز آپ کے مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں سے اسی صنفِ سخن سے متعلقہ کسی بھی ایک نظم کا عنوان اور اس کے شاعر کا نام تحریر کیجیے۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.9
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	شاعری کی مختلف اصناف کو سمجھ کر ان کا فرق تحریر کر سکیں۔
کُل نمبر	3
تفہیمی سطح	سمجھنا
نکات برائے جانچ	• پوچھی گئی صنفِ سخن (بہ لحاظِ ہیئت) کی درست شناخت پر ایک نمبر دیا جائے • مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں سے مثنوی سے متعلق کسی ایک نظم کا عنوان تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں سے مثنوی سے متعلق کسی ایک نظم کے شاعر کا نام تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال میں مجموعی کارکردگی زیادہ متاثر کن نہیں رہی۔ اکثر وہ طلبہ ہی بہتر جوابات تحریر کر سکے جو سوال میں دی گئی صنفِ سخن کی تعریف کی صنف پہچان سکے۔
بہتر جواب کی صورتیں	بہتر جوابات میں طلبہ نے سوال میں دی گئی صنفِ سخن کی تعریف کی درست پہچان 'مثنوی' کے حوالے سے کی۔ نیز اپنی درسی کتاب سے مثنوی سے متعلق کسی ایک نظم کا عنوان اور شاعر کا نام تحریر کیا گیا، جو کہ یہ رہے: ''(۱) 'آرائشِ باغ' از: میر حسن (۲) 'نشاطِ امید' از: الطاف حسین حالؔی (۳) 'حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا جہیز' از: ابو الاثر حفیظ جالندھری (۴) 'چارہ گری' از: شاہ عبد اللطیف بھٹائی (۵) 'ساقی نامہ' از: علامہ اقبال'' مطلوبہ جواب چوں کہ تحریری اعتبار سے مختصر تھا اس لیے بہتر جوابات میں سے بہت سے جوابات دو یا تین سطور میں نظر آئے۔ یعنی بے جا طوالت سے گریز کرتے ہوئے اپنے وقت کا موزوں استعمال کیا گیا۔
بہتر جواب کا عکس	مثنوی سے تعلق رکھتی ہے۔ نظم "آرائشِ باغ" میر حسن اس نظم کے شاعر ہیں۔
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات کی وجہ یہ محسوس ہوتی ہے کہ ایسے طلبہ مثنوی کی تعریف سے بالکل واقف ہی نہیں تھے اور نہ ہی مجموعۂ نظم و نثر (درسی کتاب) میں موجود منظومات کی ہیئت سے واقف تھے کہ ان میں سے کون کون سی نظم ہیئت کے اعتبار سے کس زُمرے میں آتی ہے۔ کچھ طلبہ نے غیر متعلقہ اشعار اور ان کے شعرا کا نام لکھ کر جوابی سطور کو پُر کر دیا تو کچھ نے مختلف صنفِ سخن اور شعری اصطلاحات کی تعریف تحریر کر دی۔ یوں محسوس ہوا کہ جیسے جوابی سطور کو فقط الفاظ سے پُر کر دینا ہی سوال کا مطلوب جانا ہو۔

ناقص جواب کا عکس	جس میں شعر میں دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں اور دوسرے شعر میں قافیہ بدل جاتے اسے رداد کہتے ہیں۔ مثلاً: "او دیس سے آنے والے بتا

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھایا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ تعلیمی سال کے آغاز میں ہی طلبہ کو درسی کتاب میں موجود اصنافِ سخن سے آشنائی بہ لحاظِ موضوع و بہ لحاظِ ہیئت دیں۔ نیز اسی ضمن میں وضاحتی نقشہ / خاکہ طلبہ سے تیار کروائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔ طلبہ کے لیے ایسے مشقی صفحے تیار کیے جائیں جن میں اصنافِ سخن کی بہ لحاظِ ہیئت سرگرمیاں شامل ہوں، جن سے طلبہ کا اس حوالے سے فہم پختہ ہو۔

<table>
<tr><td colspan="2">سوال نمبر 3</td></tr>
<tr><td>سوال</td><td>
دیے گئے تصویری خاکے کے پس منظر میں مضمون یا آپ بیتی تحریر کیجیے۔
ہدایات:
1۔ مضمون نویسی / آپ بیتی کے اہم عناصر کو ملحوظ رکھیے۔ نیز اپنی تحریر کو عنوان دیجیے۔
2۔ دورِ حاضر کے واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارے معاشرے میں لوگوں میں بڑھتی ہوئی سستی و کاہلی کی وجوہات بیان کیجیے۔ نیز سستی و کاہلی کے سبب پڑنے والا ذہنی یا جسمانی نقصان شاملِ تحریر کیجیے۔
3۔ تصویر کی جزئیات کا بہ غور جائزہ لیتے ہوئے سستی و کاہلی کے مختلف انداز بیان کرتے ہوئے سستی و کاہلی سے بچنے کی تجویز کے تناظر میں اپنی تحریر کا احاطہ کیجیے۔
4۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیے۔
5۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر (✓) کا نشان لگائیے۔
مضمون / آپ بیتی</td></tr>
<tr><td>تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)</td><td>6.1.4 & 6.1.7</td></tr>
<tr><td>تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)</td><td>تحریر کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تحریر لکھ سکیں۔
روزمرہ زندگی کے حوالے سے مفصل روداد (آنکھوں دیکھا حال)، انشائیہ، آپ بیتی یا مفصل مضمون تحریر کر سکیں۔</td></tr>
<tr><td>کُل نمبر</td><td>15</td></tr>
<tr><td>تفہیمی سطح</td><td>اطلاق</td></tr>
<tr><td>نِکات برائے جانچ</td><td>نفسِ مضمون / متن، ۵ نمبر:
• لوگوں میں بڑھتی ہوئی سستی و کاہلی کی کوئی ایک وجہ بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔</td></tr>
</table>

- سستی و کاہلی کے سبب پڑنے والا ذہنی یا جسمانی نقصان شامل تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- سستی و کاہلی کے مختلف انداز بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- سستی و کاہلی سے بچنے کی تجویز شامل تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔
- طنزیہ یا مزاحیہ جملے / الفاظ کی خوبی کو اپنی تحریر کو حصہ بنانے پر ایک نمبر دیا جائے۔

ساخت، ۴ نمبر:

- برائے مضمون: مضمون کے آغاز میں تحریر کے موضوع سے مطابقت رکھنے والی تمہید لکھنے پر ایک نمبر دیا جائے (اگر موضوع کے مطابق شعر یا قول سے مضمون کا آغاز ہو تو خوب ہے۔)

برائے آپ بیتی: آپ بیتی کی ساخت کو نبھاتے ہوئے حالات و واقعات بیان کرنے کے دوران عرصہ، ایام، مقام، کرداروں کی تفصیلات اور اپنے جذبات و احساسات شاملِ تحریر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔

- اجزاً میں تقسیم: ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کو علیحدہ علیحدہ پانچ اجزاً (پیراگرافوں) میں تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے (کم از کم تین جزو)۔
- طوالت: تحریر کے 27 سے 30 سطور (300 الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے (البتہ اگر نفسِ مضمون کے تمام نکات (5 نمبر) اس سے کچھ کم سطور میں بھی جواب کا حصہ بن جائیں تب بھی یہ نمبر دے دیا جائے۔)
- املا: املا کی اغلاط سے پاک تحریر یا صرف پانچ اغلاط تک ایک نمبر دیا جائے (پانچ سے زائد اغلاط پر یہ نمبر نہیں دیا جائے)۔

مجموعی تاثر، ۶ نمبر:

زاویہ	عمدہ 5-6	اوسط 3-4	ناقص 1-2
تخلیقیت	تحریر میں تخلیقیت کی بہترین مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے کے عین مطابق موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی زبردست عکاسی کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان،	تحریر میں تخلیقیت کی اچھی مثالوں کے ذریعے تصویری خاکے سے ملتا جلتا موضوع تلاش کیا گیا ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی کہیں کہیں اچھے انداز میں کی گئی ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان،	تحریر میں تخلیقیت کمی کی وجہ سے تصویری خاکے سے مطابقت رکھنے والا موضوع تلاش کرنے میں کمی رہ گئی ہے۔ تصویری خاکے میں پوشیدہ حقائق خیالات، جذبات، احساسات اور تاثرات کی عکاسی جیسے عناصر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تحریر کے تخیّلی مواد میں موضوع سے مطابقت، منظر نگاری، قوتِ بیان، زاویہٗ

	زاویۂ نگاہ، مسائل و مشکلات کے تخلیقی حل کا انداز عمدہ ہے۔	زاویۂ نگاہ ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز اچھاہے۔	نگاہ ، مسائل ومشکلات کے تخلیقی حل کا انداز بہت کم موجود ہے۔
ترتیب	اسلوب بیان مضمون کے تقاضے بہت اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں بہترین ربط وتسلسل ہے اور ایک ہی بات ایک ہی بار تحریر کی گئی ہے۔تحریر میں تذکیر وتانیث اور ہجوں کی غلطیاں ایک یا دو یا بالکل نہیں ہیں۔ رموزِاوقاف کا موزوں استعمال کیا گیاہے۔	اسلوب بیان مضمون کے تقاضے اچھی طرح نبھائے گئے ہیں۔اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل اچھاہے لیکن ایک ہی بات کئی بار تحریر کی گئی ہے۔تحریر میں تذکیر و تانیث اور ہجوں کی غلطیاں تین یا پانچ سے زیادہ نہیں ہیں۔رموز اوقاف کا کہیں کہیں استعمال کیا گیاہے۔	اسلوب بیان مضمون کے تقاضے نبھانے کا انداز ناقص ہے۔اقتباس یا اقتباسات کے جملوں اور خیالات میں ربط وتسلسل کم یانہ ہونے کے برابر ہے نیز ایک ہی بات بار بار تحریر کی گئی ہے۔تحریر میں تذکیر وتانیث اور ہجوں کی غلطیاں چھے یا چھے سے زیادہ ہیں۔رموز اوقاف بہت کم یانہ ہونے کے برابر استعمال کیے گئے ہیں۔

مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں طلبہ کی مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ مضمون / آپ بیتی تحریر کی ۔ وہ طلبہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ سکے جو یا تو سوال میں مطلوب نِکات کو نہیں سمجھ سکے یا پھر جنھیں انشاپردازی کی مہارت حاصل نہیں تھی۔
بہتر جواب کی صورتیں	اس سوال کے ضمن میں بہتر جوابات وہ قرار پائے جن میں انشاپردازی (تخلیقی تحریر) کا عمدہ مظاہرہ کیا گیا تھا۔ نفسِ مضمون / متن کے اعتبار سے بہتر جوابات میں تصویری خاکے کے ضمن میں دیے گئے نِکات کے تمام عناصر، اجزا اور موضوعات کا خاص خیال رکھا گیا۔ ہمارے معاشرے کے لوگوں میں بڑھتی ہوئی سستی و کاہلی کی وجوہات اور سستی و کاہلی کے سبب پڑنے والے ذہنی وجسمانی نقصانات کو شاملِ تحریر کیا۔ نیز سستی و کاہلی کے مختلف انداز اور اس سے بچنے کا حوالے سے تجاویز بیان کرتے ہوئے تحریر کا احاطہ کیا گیا۔ تحریر میں طنزومزاح کی خوبی بھی نظر آئی، جسے پیدا کرنے کے لیے بے تکلفانہ جملوں، محاورات اور ضرب الامثال وغیرہ کا سہارا لیا گیا۔ تحریری ساخت کے تقاضے بھی بھرپور انداز میں پورے کیے گئے۔ مضمون نویسی میں معلومات اور دلائل کا عنصر غالب رہا اور آپ بیتی میں اپنے کردار کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے حالات و واقعات کے تناظر اپنے تجربات اور مشاہدات کے تناظر میں تحریر پیش کی گئی۔ البتہ! اس سوال کے جواب میں تخلیقی تحریر کے لیے صنف 'آپ بیتی' کا انتخاب بہت کم طلبہ نے کیا۔ تحریر کو حسبِ ضرورت اور تحریری اصول کے پیشِ نظر مختلف پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا گیا۔ یہ سوال ۱۵ نمبر مشتمل تھا اس لیے جواب کے لیے دی گئی سطور میں کم از کم ۲۷ سے ۳۰ سطور کا بہ خوبی استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم رہیں۔ تحریر کے مجموعی تأثر کو بہتر بنانے کے لیے تخلیقیت اور ترتیب میں بہترین عنوان، تأثرات کی زبردست عکاسی، اسالیب میں کشش، تحریری تقاضوں کا لحاظ، رموزِ اوقاف کے مقامات اور جملوں میں ربط وتسلسل کا بھرپور خیال رکھا گیا۔

بہتر جواب کا عکس

مضمون / آپ بیتی

عنوان: "سو کر سونے" کی طلب

معاشرے میں بڑھتی ہوئی تخریب کاریوں اور مسلوں پر نظر دوڑائی جائے تو آج کل کے لوگوں میں سستی اور کاہلی کا رجحان بڑی وافر مقدار میں ملے گی۔ لوگ سہولیات کی فراہمی اور آسائش و آرائش کے سامان کی موجودگی میں اپنے روزمرہ کے کاموں اور ذمہ داریوں سے اس قدر غافل ہو جاتے ہیں کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف گھوڑے بیچ کر سونا اور اٹھ کر ان گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے کے علاوہ کچھ نہیں رہتا۔ اگر ایک نوجوان کی مثال لے لیا جائے اور اس کے روزمرہ کی زندگی میں مشاغل اور تفریح کے کاموں کو الگ کیا جائے تو کچھ نہیں بچتا۔

معاشرے میں کاہلی پیدا ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ سب سے اول وجہ یہ ہے کہ انسان اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ وسائل اور تفریح کے سامان جیسے موبائل، ٹیلی وژن اور لیپ ٹاپ بھرے پڑے ہیں۔ لوگ اس قدر ان کے عادی ہو جاتے ہیں کہ کھانے کے دوران بھی ایک ہاتھ میں موبائل اور دوسرے ہاتھ میں چمچ ہوتا ہے۔ رات کے ڈھائی بجے تک اس قدر مگن رہتے ہیں کہ جیسے ان کے اس کام کی وجہ سے نیا پاکستان بننے والا ہے۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم کسی بھی کام کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ زندگی میں اگر کوئی مقصد نہ ہو تو انسان وقت گزاری کے لیے کچھ بھی کرتا ہے جس سے کاہلی اور سستی جنم لیتی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اب آدمی ہر وہ چیز گھر بیٹھے کر بھی حاصل کر سکتا ہے جو وہ پچھلے زمانے محنت و مشقت سے پا لیتا تھا۔ جس سے انسان گھر کے اندر ہی رہنے اور صوفے میں پڑے رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اس وجہ سے دوسرے لوگوں سے ملنے جلنے سے قاصر ہوتا ہے اور اپنی جان پہچان کے دائرے کو وسیع نہیں کر پاتا۔ اس انسان

	کی مثال اُس جانور کی ہے جو دن بھر سوتا ہے اور رات اور اپنے بل سے خوراک کی تلاش میں نکلتا ہے - کاہلی نہ صرف انسان کو جسمانی طور پر کمزور بناتا ہے بلکہ وہ ذہنی اور معاشرتی لحاظ سے بھی خراب ہوتا ہے - دن بھر پڑے رہنے سے جسم کی صحیح ورزش نہیں ہوتی ۰ اور خوراک بھی ہضم نہیں ہوتی - وہ ایک جگہ ساکت رہ کر دیگر کئی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے - اس طرح وہ اپنے قیمتی وقت کو نہ چلنے کی وجہ ضائع کرتا ہے . اس معاشرتی مسئلے کے حل کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کا ایک مقصد تعین کریں اور محنت و مشقت کر کے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کریں ورنہ ہماری حالت بھی اُس گدھے جیسی ہوگی جو جس کی کمر ٹوٹ گئی ہو اور وہ کسی کام کے بھی قابل نہ ہو - اس کے علاوہ ہمیں اپنے بچوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے سستے نشے سے دور رکھنا چاہیے اور انھیں اچھے اور بُرے کی تاکید کرنی چاہیے - ان کاموں کو اختیار کر کے ہم باآسانی اپنے معاشرے کو سستی اور کاہلی سے پاک کر کے پاکستان بنا سکتے ہیں -
ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات میں اس طرح کی خامیاں نظر آئیں کہ کچھ طلبہ نے تو مطلوبہ موضوع ہی بدل دیا، یعنی سوال میں دیے گئے تصویر خاکے کے ضمن میں دیے گئے نکات پر توجہ ہی نہ دی گئی اور نہ ہی تحریری ساخت کا خیال رکھا گیا۔ حقائق، خیالات، جذبات اور تاثرات کی مناسب عکاسی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے تحریر کا مجموعی تاثر کم زور ہوگیا۔ کچھ طلبہ نہ تو مضمون نویسی کی جانب گئے اور نہ ہی آپ بیتی کی جانب، بلکہ انھوں نے تو بس! سوال میں دیے گئے خاکے کو ہی بیان کرنا سوال کا مطلوب جانا۔ نیز املا کی اغلاط، خوش خطی کی کمی اور بے ربط جملوں نے بھی تحریر کو شدید نقصان پہنچایا، ایسے جوابات ناقص قرار پائے۔ املا کی اغلاط نے بھی تحریر کے تاثر کو شدید نقصان پہنچایا۔ کچھ طلبہ نے زیادہ سطور میں تحریر پیش کرنے کی غرض سے جواب کے لیے دی گئی سطور کے صفحات کی دونوں جانب بے جا خالی جگہیں چھوڑ دی جو کہ نہایت ہی غیر مناسب طرزِ عمل ہے۔

ناقص جواب کا عکس

مضمون / آپ بیتی

عنوان: "معاشرے میں بڑھتی ہوئی سستی"

آج کے دور میں معاشرے میں کام کم اور سستی زیادہ ہو چکی ہے. جس کو دیکھو وہ سستی سے پڑا ہوا ہے یا تو کوئی سستی سے سو رہا ہے یا تو پھر سستی سے ٹی وی دیکھ رہا ہے.

دورِ حاضر میں بڑھتی ہوئی سستی ہمارے معاشرے کو کو برباد کر رہی ہے. اگر یہ اسی طرح بڑھتی رہتی تو ہمارے ملک کی ترقی ناممکن ہے. بڑھتی ہوئی سستی و کاہلی کے وجوہات ہمارے معاشرے میں بیروزگاری اور شوشل میڈیا کا اجانا ہے. شوشل میڈیا کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل دن بہ دن سستی کی طرف جارہی ہے. جس کو دیکھو وہ شوشل میڈیا اور ٹی وی پر فلمیں دیکھ رہا ہو سستی کی حالت میں اور صوفہ یا بستر پر پڑا رہتا ہے. اس کے بہت سے نقصانات ہے جو ہماری نوجوان نسل کو خراب کررہی ہے. اس سستی کی وجہ سے انسان کی بوری کسی کام کو کرنا پسند نہیں کرتی اور ہمارے جسم میں وہ ساری طاقت ختم ہو جاتی جو ہمارے جسم کو مضبوط بناتی ہے اور سستی ذہنی نقصان بھی بہت دیتی ہے جیسے کسی بھی چیز کے بارے میں سوچنے سے ذہن میں درد ہوجانا اور بہت سی آہم باتوں کا یاد نہ رہنا. ہمیں اس مسئلہ کو سالی کرنے کے لیے چاہئے کے ان سب چیزوں کا استعمال کم کردے اور کوئی کام کرنا شروع ہو جائیں اور روز اپنے جسم کو مضبوط رکھنے کے لیے روز جم جاکر ایکسرسائز کریں.

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصل تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلہ ٔخیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطہ ٔنظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلہ ٔخیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: جس طرح اچھا بولنے کے لیے اچھا سننا معاون کردار ادا کرتا ہے، اسی طرح اچھا لکھنے کے لیے اچھا پڑھنا ہوگا۔ تاہم! اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلبہ کی مطالعے کی عادت اپنانے کے حوالے سے حوصلہ افزائی کریں۔ نیز اس صلاحیت میں مہارت کے لیے ہمارے ادارے کے سابقہ امتحانی پرچہ جات میں موجود اس نوعیت کے سوالات حل کرنے کی مشق کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر 4	
سوال	"تفصیلات کے مطابق، شہر کے مختلف علاقوں میں آوارہ اور خارش زدہ کتوں کی بہتات ہوچکی ہے۔ سڑکوں اور بازاروں، بالخصوص قصابوں کی دکانوں کے آس پاس، بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن، پارکوں، پبلک مقامات، ہسپتالوں سمیت شہر و مضافاتی علاقوں کے گلی محلوں میں آوارہ کتوں کے غول کے غول پھرتے نظر آتے ہیں۔ اسکول و کالجز کے اوقات میں چھوٹے بچوں اور خواتین کا کالجز اور اسکولوں میں جانا محال ہو کر رہ گیا ہے۔" (https://pindipost.pk) درج بالا صورتِ حال کے پیشِ نظر آپ اپنے شہر / ضلع کے ناظمِ اعلیٰ / ایڈمنسٹریٹر کے نام درخواست تحریر کیجیے، جس میں درج ذیل نِکات شامل تحریر ہوں: • درخواست کے آغاز میں آپ کا اپنا تعارف، • اپنے مشاہدے سے بچوں کو آوارہ کتوں کے سبب پہنچنے والا کوئی نقصان،

	• ان آوارہ کتوں کی وجہ سے راہ گیروں کی پریشانی کا احوال، • آوارہ کتوں کی وجہ سے خود کو پہنچنے والی پریشانی کا اظہار، • آوارہ کتوں کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جانے کے حوالے سے کوئی تجویز، • زیرِ نظر مسئلہ جلد از جلد حل ہو جانے کی درخواست و امید۔
تعلمی حاصلِ طلبہ (نمبر)	6.1.2 & 6.1.3
تعلمی حاصلِ طلبہ (عبارت)	اخبارات، رسائل و جرائد میں خبروں، فیچروں، اداریوں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط بنام مدیر کو ان کی خصوصیات کے حوالے سے سمجھ کر پڑھ سکیں اور ان پر تجزیہ کر سکیں۔
کُل نمبر	10
تفہیمی سطح	اطلاق
نِکات برائے جانچ	**نفسِ مضمون / متن، ۶ نمبر:** • درخواست کے آغاز میں آپ کا اپنا تعارف پیش کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • اپنے مشاہدے سے بچوں کو آوارہ کتوں کے سبب پہنچنے والا کوئی نقصان ذکر کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • ان آوارہ کتوں کی وجہ سے راہ گیروں کی پریشانی کا احوال بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • آوارہ کتوں کی وجہ سے خود کی پریشانی کا اظہار کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • آوارہ کتوں کا مسئلہ مستقل طور پر حل ہو جانے کے حوالے سے کوئی تجویز بیان کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ • زیر نظر مسئلہ جلد از جلد حل ہو جانے کی درخواست و امید کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ **ساخت، ۴ نمبر:** • درخواست کے اجزا؛ پیشانی، القاب و آداب، خاتمہ، تاریخ، درست مقام پر ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔ (کم از کم تین اجزا موجود ہوں) • درخواست کے اجزا کو تحریر کی مناسبت سے تین یا زیادہ اجزا پر تقسیم کرنے پر ایک نمبر دیا جائے۔ (کم از کم دو اجزا موجود ہوں) • ۱۸ سے ۲۰ سطور (۲۰۰ الفاظ) پر مشتمل ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔ (توجہ فرمائیے: اگر نفس مضمون کے تمام نکات (جن کی اوپر مواد کے ذیل میں نشان دہی کی گئی ہے) پورے ہو جائیں اور دو تین سطور باقی ہوں تب بھی یہ نمبر دے دیا جائے۔ اجزائے درخواست علیحدہ ہیں)۔ • درخواست کو املا کی اغلاط سے پاک ہونے پر یا صرف تین اغلاط ہونے پر ایک نمبر دیا جائے۔
مجموعی کارکردگی	اس سوال کے جواب میں مجموعی کارکردگی بہت اچھی رہی۔ طلبہ کی غالب اکثریت نے اس سوال کے جواب میں بہت ہی عمدہ درخواستیں تحریر کی ہیں۔ طلبہ کی قلیل تعداد توقع پر پوری نہ اتر پائی اور جو موضوع کو بھرپور طریقے نبھا نہ سکی۔

	توجہ فرمایئے! امتحانی پرچے میں درخواست نویسی سے متعلق سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے کسی بھی حصے میں اس قسم کے الفاظ / اشارے ہر گز استعمال نہ کیے جائیں جن سے امید وار (طالبِ علم) کی شناخت ہوتی ہو، یعنی سرنامہ میں اور اختتام پر حروفِ ابجد (ا، ب، ج، د، ہ، و۔۔۔) استعمال کیے جائیں۔
بہتر جواب کی صورتیں	طلبہ کی اکثریت نے درخواست نویسی کے اجزا اور سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو بہ طورِ خاص ملحوظ رکھا اور موضوع کی مناسبت تک رسائی حاصل کی جو کہ اچھی درخواستوں (جوابات) کے زُمرے میں آئے۔ نفسِ مضمون / متن کی بات کی جائے تو چوں کہ یہ سوال 'درخواست نویسی' رسمی خط کے زُمرے میں آتا ہے، اس لیے تحریری اسلوب پر تکلف اور درخواست لکھنے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ضروری باتوں کا احاطہ کیا گیا۔ بہتر جوابات (خطوط) میں جواب (درخواست) کے آغاز میں اپنا تعارف تحریر کیا گیا، آوارہ کتوں کے سبب بچوں، راہ گیروں اور خود کو پہنچنے والی تکالیف درخواست میں بیان کی گئیں۔ نیز آوارہ کتوں کے حوالے سے مسائل جلد از جلد حل ہو جانے کی درخواست کرتے ہوئے تجاویز میں شامل تحریر کی گئیں۔ طلبہ نے درخواست کی ساخت کے پیشِ نظر بنیادی اجزا اور عناصر کو موزوں مقام پر رکھا۔ نیز درخواست کو حسبِ ضرورت پیروں (اقتباسات / پیراگراف) میں تقسیم کیا، طوالت کا بھی خاص خیال رکھا گیا کہ جواب اتنا مختصر نہ ہو جائے کہ بات مبہم رہے نہ بے جا طوالت کہ مطلوبہ نِکات بیان ہونے سے رہ جائیں، یعنی دی گئی سطور کا مکمل اور بہتر استعمال کیا گیا۔ املا کی اغلاط بھی کم سے کم رہیں۔
بہتر جواب کا عکس	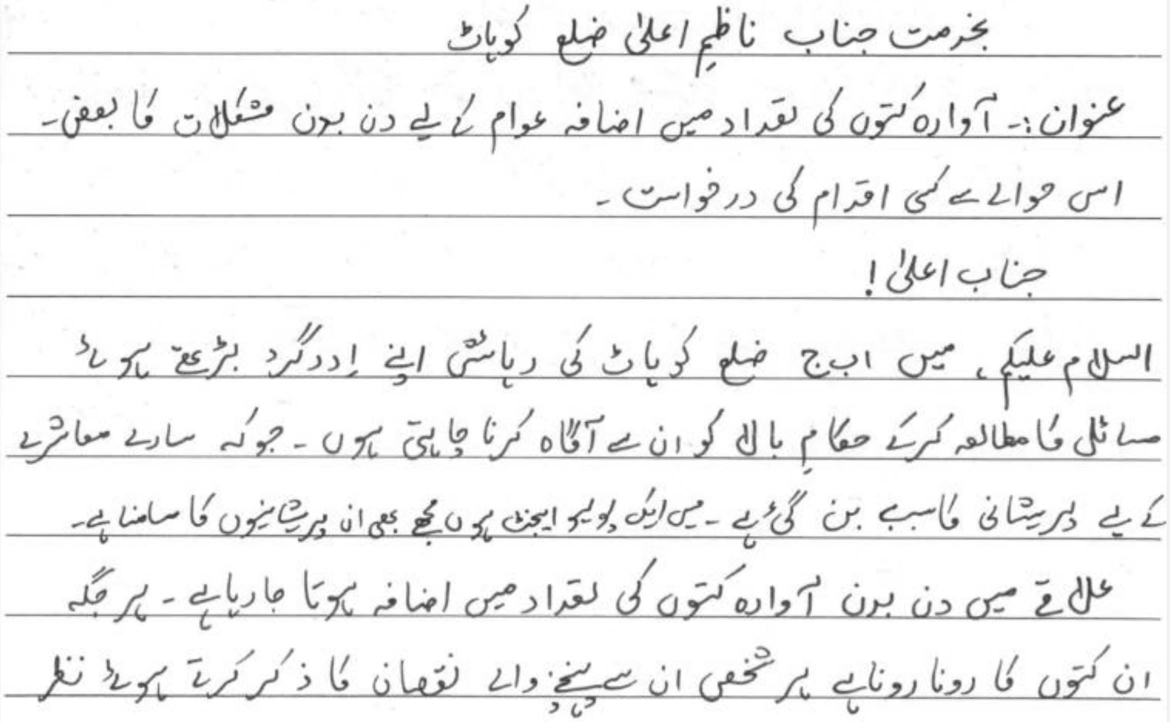 بخدمت جناب ناظمِ اعلیٰ ضلع کوہاٹ عنوان:۔ آوارہ کتوں کی تعداد میں اضافہ عوام کے لیے دن بدن مشکلات کا باعث۔ اس حوالے سے کسی اقدام کی درخواست۔ جناب اعلیٰ! السلام علیکم، میں اب ج ضلع کوہاٹ کی رہائشی اپنے اردگرد بڑھتے ہوئے مسائل کا مطالعہ کرکے حکامِ بالا کو ان سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں۔ جو کہ سارے معاشرے کے لیے پریشانی کا سبب بن گئے ہیں۔ میں ایک پولیو ایجنٹ ہوں مجھے بھی ان پریشانیوں کا سامنا ہے۔ علاقے میں دن بدن آوارہ کتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہر جگہ ان کتوں کا رونا رونا ہے ہر شخص ان سے پہنچنے والے نقصان کا ذکر کرتے ہوئے نظر

آتا ہے - دن بدن اُن سے ہونے والے نقصانات کے قصے بڑھتے جا رہے ہیں - اسکول جاتے بچے اس ڈر سے اسکولوں کو جانے سے انکار کر رہے ہیں - کم از کم ضلع میں 5 بچوں کو ان آوارہ کتوں نے کاٹا ہے جو کہ والدین اور بچوں کے لیے باعث پریشان کا باعث بن گئے ہیں - راہ میں ہر جگہ ان کا ڈیرا ہے جس کی وجہ سے کسی بھی وقت راہ میں چلنا محال ہو گیا ہے لوگ ان کے خوف سے اپنے نقل و حرکت کم کر رہے ہیں اور یوں نظامِ زندگی پر بھی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں -

پچھلے ہفتے ہی جب ہماری پولیو ٹیم گلی میں پولیو کے قطرے پلانے گئے تو ان آوارہ کتوں کے ایک جھنڈ نے ہم پر حملہ کر دیا اس واقعے میں ہمارا ایک ساتھی بُری طرح زخمی ہو گیا - نقصان اتنا بڑا نہ تھا مگر ایسے واقعات سے بچاؤ انتہائی ضروری ہے -

ان آوارہ کتوں کے مسئلہ کا کوئی مستقل حل نکالنا بے حد ضروری ہے - اس حوالے سے مقامی صفائی کے اداروں کو چاہیے کہ سارا کوڑا کرکٹ صاف کر دیا جائے تاکہ ان آوارہ کتوں کو مزید یہاں بسنے کی کوئی ذریعہ نہ رہے - جانوروں کے حکام کو چاہیے کہ ان کتوں کو انجکشن لگائے جائیں اور انھیں اپنی تحویل میں لے لیا جائے تاکہ ان کے کاٹنے کے نقصان سے سارے لوگ بچ سکیں - ان کی تعداد میں کمی کے لیے ان کو کسی چڑیا گھر وغیرہ میں رکھا جائے جو کہ ایک مناسب طریقہ ہو سکتا ہے -

حکام بالا سے میری اور سارے معاشرے کے لوگوں کی یہی گزارش ہے جلد از جلد اس مسئلہ کو حل کیا جائے تاکہ ہمیں اس کے مزید نقصانات نہ اٹھانے پڑیں - آپ کے اس عمل کا ہمیشہ مشکور رہیں گے - عین نوازش ہوگی -

العرض - اب ج

تاریخ :- 2 مئی 2023ء

ناقص جواب کی صورتیں	ناقص جوابات کے زُمرے میں وہ درخواستیں آئیں جن میں طلبہ نفسِ مضمون / متن کے حوالے سے کے سوال میں دیے گئے مطلوبہ نِکات کو خاطر خواہ اپنے جواب (درخواست نویسی) میں شامل نہ کرسکے۔ بہت سے طلبہ نے لکھنے کی کوشش تو کی لیکن املا کی اغلاط اور خوش خطی کی کمی نے جوابات کے تأثر کو ناقص بنا دیا۔ خط 'رسمی' تھا مگر تحریری اسلوب بے تکلفانہ اپنایا گیا، جو کہ درخواست کا اسلوب نہیں۔ درخواست نویسی کی ساخت کے اعتبار سے بھی نہ آشنائی دیکھنے میں آئی۔ اکثر طلبہ نے 'السلام علیکم' کا املا غلط کرتے ہوئے 'اسلام علیکم / اسلام وعلیکم' درج کیا۔ کچھ طلبہ تو ایسے بھی رہے جنھوں نے سوال میں دی گئی خبر کو ہی بہ طورِ جواب لکھ کر جوابی سطور پُر کر دی۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی غیر موجودگی نے بھی جواب کو ناقص بنادیا۔
ناقص جواب کا عکس	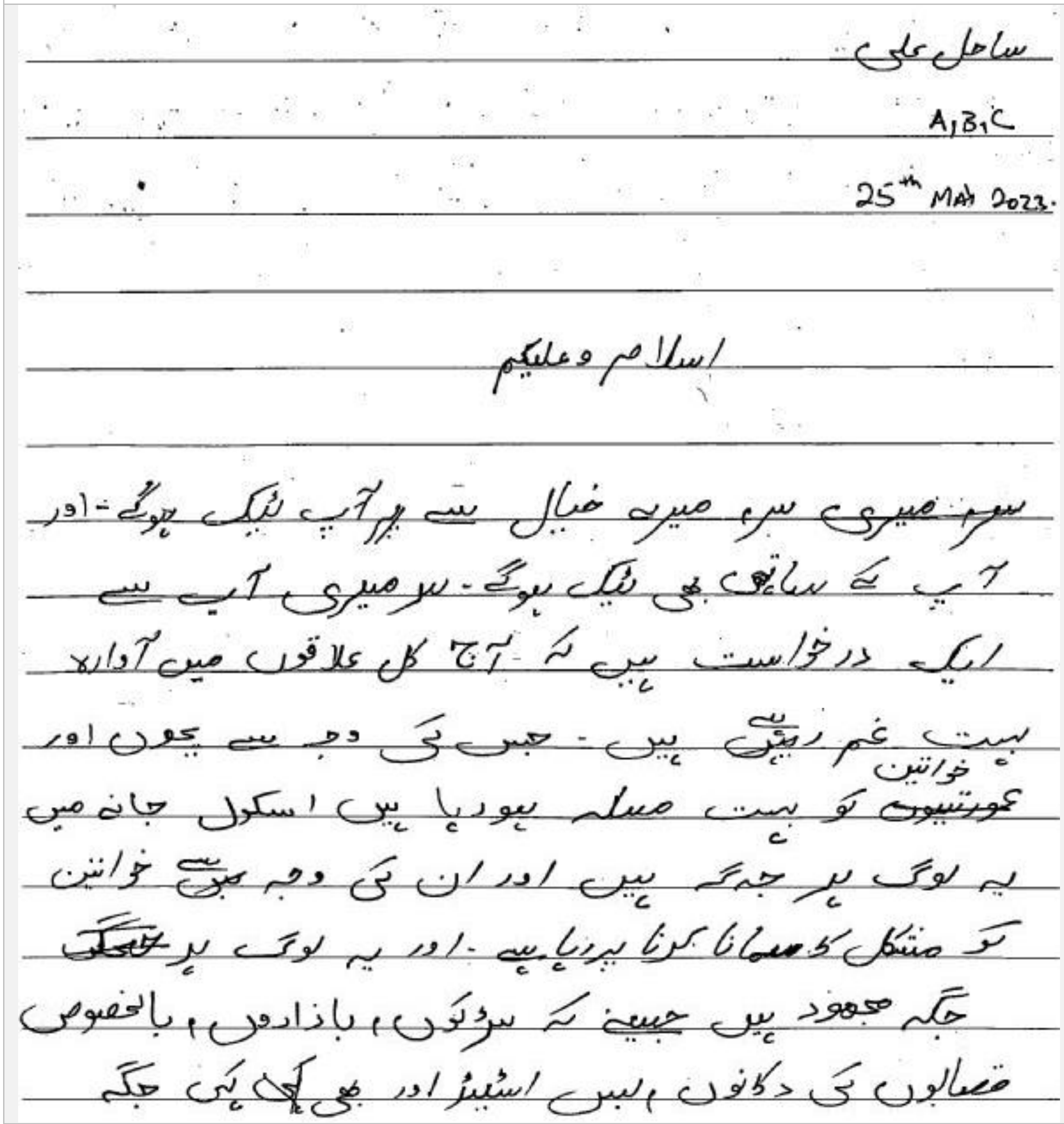 ساحل علی A,B,C 25th MAY 2023. اسلام وعلیکم سر میری سر میرے خیال سے ہر آپ ٹھیک ہوگے۔ اور آپ کے ساتھ بھی ٹھیک ہوگے۔ سر میری آپ سے ایک درخواست ہیں کہ آج کل علاقوں میں آوارہ بہت غم رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچوں اور خواتین ~~عورتیوں~~ کو بہت مسلہ ہورہا ہیں اسکول جانے میں یہ لوگ ہر جگہ ہیں اور ان کی وجہ سے خواتین کو مشکل کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ اور یہ لوگ ہر جگہ جگہ موجود ہیں جیسے کہ سڑکوں، بازاروں، بالخصوص قصائیوں کی دکانوں، بس اسٹینڈ اور بھی کئی جگہ

یہ لوگ مجبود میں تو سر میری آپ سے درخواست
ہیں کہ اس کو کوئی راستہ نکالا جائے تو بچوں اور
خواتین کو دشواری نہ ہو باہر جانے میں اور
کوئی پبلیکہ نوٹیس جاری کیا جائے کہ یہ لوگ خواتین
اور بچوں کو کوئی نقصان نہ کر پائے۔

آپ اچھے دوست ہو سے بتا بتانا چاہتا ہے کہ اس پر
جلد سے جلد (Action) کا لیا جائے۔

بہتری کے لیے تجاویز (موزوں تجاویز نمایاں کی گئی ہیں):

حاصلِ تعلم کو کیسے سمجھا یا جائے	حاصلِ تعلم کو کیسے پڑھایا جائے	تشخیصی / تدریسی حکمتِ عملیاں
• کمانڈ ورڈز (Command words) کی توقعات [یعنی اگر حاصلِ تعلم میں کمانڈ ورڈ 'معلومات' (Knowledge) ہے تو صرف اتنا ہی سمجھایا جائے] کو سمجھیے۔ • تفہیمی سطح کو دیکھیے۔ • اس سوال کا جواب دینے کے لیے ضروری مواد کی شناخت کیجیے (تصورات کی تفہیم کے لحاظ سے کوئی بھی مہارت جس کی ضرورت ہو سکتی ہے، جیسے کہ تجزیہ یا تشخیص)۔ • اس مخصوص تصور پر سابقہ امتحانی پرچہ جات کو دیکھیے۔ • مجوزہ اضافی ذرائع / مواد (resource guide) سے رجوع کیجیے۔	• اسٹوری بورڈ • علت و معلول (وجہ اور اثر) • مچھلی اور ہڈی (Fish and Bone) • تصوراتی نقشہ / خاکہ • سمعی اور بصری وسائل • سوچیے، جوڑیے اور تبادلۂ خیال کیجیے۔ • نالج پلیٹ فارم ویڈیوز • سوال کرنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) • عملی مظاہرہ	• سابقہ امتحانی پرچہ جات کے سوالات • ای مارکنگ نوٹس پر تبادلۂ خیال • AKU-EB Digital Learning Solution powered by Knowledge Platform https://akueb.knowledgeplatform.com/login

اضافی تجویز: اساتذہ کو چاہیے کہ طلبہ کو درخواست نویسی کے اصول وضوابط اور ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں۔ بعد ازاں طلبہ کی راہ نمائی میں اُن سے درخواست نویسی کی ساخت کو واضح کرتا ہوا ایک وضاحتی خاکہ / نقشہ بنوا کر کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کریں۔ طلبہ کی درخواست نویسی میں مہارت کے لیے مختلف خطوط پڑھنے کے لیے دیے جائیں۔ اس عمل سے انھیں خطوط کا اسلوب سمجھنے میں مدد ملے گی اور جملہ سازی میں بہتری آئے گی۔

تدریسی حکمتِ عملی میں تعلمی حاصلاتِ طلبہ کا استعمال

Annex A: Pedagogies Used for Teaching the SLO

اسٹوری بورڈ (Storyboard)

وضاحت:

یہ ایک بصری طریقہ ٔتدریس ہے جس میں تخلیقی صلاحیتوں اور تنقیدی سوچ کو پیش کرنے کے لیے تصویری مراحل کی ایک ترتیب کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقہ تدریس میں کہانی سنانے کے ذریعے سیکھنے والوں کو خیالات وواقعات کو مرتب کرنے اور پیچیدہ تصورات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ کو ادب(literature) کی کلاس میں ایک ناول، بصری طور پر دوبارہ سنانے کے لیے اسٹوری بورڈ بنانے کا کام سونپا جاتا ہے۔اس ضمن میں وہ کلیدی مناظر کا نقشہ کھینچتے ہیں، سرخیاں(captions) لکھتے ہیں اور اپنی کہانیاں طلبہ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی پڑھنے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، تفہیم میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے اُن کے تخیّل(imagination) کو فروغ ملتا ہے۔

علت اور معلول(وجہ اور اثر) (Cause and Effect)

وضاحت:

یہ طریقہ ٔتدریس 'افعال / اعمال اور نتائج' کے درمیان تعلقات کو ظاہر کرتا ہے۔وجہ اور اثر کے تعلقات کا تجزیہ کرکے، سیکھنے والے اپنے اندر اس بات کی گہری سمجھ پیدا کرتے ہیں کہ واقعات کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور کس طرح ایک فعل / عمل مختلف نتائج کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال:

طلبہ 'تاریخ' کی کلاس میں صنعتی انقلاب کے اسباب اور اثرات کا مطالعہ کرتے ہیں۔وہ یہ تحقیق اور بحث کرتے ہیں کہ کس طرح کسی شے کی تیاری میں تکنیکی ترقی اہم سماجی تبدیلیوں کا باعث بنی، جیسے کہ شہری کاری(urbanisation)اور مزدوروں(labour) کی اصلاح کی تحریکیں۔

فش اینڈ بون (Fish and Bone)

وضاحت:

یہ ایک طریقہ ٔتدریس ہے جس میں کوئی موضوع طلبہ کو اس طرح پڑھایا جاتا ہے کہ ایک مچھلی کا ڈھانچہ بنا کر اُس کی بڑی ہڈی 'مرکزی موضوع' ہوتی ہے ، جب کہ چھوٹی ہڈیاں اس موضوع سے متعلق دوسرے 'ضروری اجزا' ہوتی ہیں۔ اس طریقہ ٔتدریس سے ضروری تصورات اور ان کی متعلقہ وضاحتوں کو اجاگر کرکے فہم کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

انسانی جسم کی اندرونی ساخت(human anatomy) پر حیاتیات کی کلاس کے دوران انسانی ڈھانچے کے نظام کو سمجھنے کے لیے مچھلی اور ہڈی کی تکنیک

کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ تدریس میں انسانی ڈھانچے (مچھلی) کے اہم اجزا کو پیش کیا جاتا ہے اور ہر ہڈی کی ساخت اور کام (ہڈیوں) کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تصوراتی خاکہ (Concept Mapping)

وضاحت:

یہ مختلف مفکرین کے خیالات کے درمیان تعلقات کو بصری طور پر پیش کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ اس میں طلبہ کلیدی تصورات کو جوڑنے والے خاکے بناتے ہیں، جس سے ایک مضمون کی مجموعی ساخت کو سمجھنے میں معاونت ملتی ہے۔

مثال:

طلبہ نفسیات کے اسائنمنٹ میں شخصیت کے مختلف نظریات کا مطالعہ کرنے کے لیے تصوراتی خاکے کا استعمال کرتے ہیں۔ طلبہ یہ دیکھنے کے لیے کہ مختلف نظریات کا ایک دوسرے سے کیا تعلق ہے، اُنھیں آپس میں جوڑتے ہیں، مثلاً: فرائیڈ(Freud) کا نفسیاتی تجزیہ، جنگ(Jung) کی تجزیاتی نفسیات، اور بانڈورا(Bandura) کا سماجی علمی نظریہ۔

سمعی بصری وسائل / ذرائع (Audio Visual Resources)

وضاحت:

اس طریقۂ تدریس میں ملٹی میڈیا کے ذریعے ویڈیوز، تصاویر اور آڈیوز کو اسباق میں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طریقۂ تدریس مختلف انداز سے سیکھنے والوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے جس سے تعلیمی مواد کو مزید دل چسپ اور مؤثر بنایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد جنرل سائنس کی کلاس میں نظامِ شمسی کے بارے میں پڑھانے کے لیے دستاویزی طرز کی ویڈیو کا استعمال کرتا ہے۔ ویڈیو میں سیاروں کی شان دار بصری متحرک تصاویر، ماہرینِ فلکیات کے ساتھ انٹرویوز اور پس منظر کی موسیقی شامل کی جاتی ہے، جس سے نظامِ شمسی کو سمجھنے میں طلبہ کی دل چسپی مزید بڑھ جاتی ہے۔

سوچیے، جوڑے بنائیے اور تبادلۂ خیال کیجیے (Think, Pair and Share)

وضاحت:

ایک باہمی (ایک دوسرے سے) سیکھنے کی تکنیک جہاں طلبہ انفرادی طور پر کسی سوال یا مسئلے پر غور کرتے ہیں، پھر پوری کلاس کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرنے سے قبل پہلے جوڑوں یا چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بیان کرکے اس پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یہ طریقہ کار پُر اثر تعامل، گفتگو میں نکھار اور متنوع نقطۂ نظر کو فروغ دیتا ہے۔

مثال:

استاد انگریزی ادب کی کلاس میں ایک ناول کے اخلاقی المیے / پیچیدگی کے بارے میں سوچنے کے لیے سوال اٹھاتا ہے۔ طلبہ پہلے انفرادی طور پر غور و فکر

کرتے ہیں، پھر جوڑوں میں اپنی رائے پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور آخر میں مختلف نقطۂ نظر سے اس سوال کا جواب ڈھونڈنے کے لیے کمرۂ جماعت میں بہترین انداز میں بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے ہیں۔

اے کے یو ای بی ڈیجیٹل لرننگ سلوشن پاورڈ بائی نالج پلیٹ فارم

(AKU-EB Digital Learning Solution Powered by Knowledge Platform)

وضاحت:

یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو مختلف اور جامع موضوعات سے متعلق ویڈیوز، گیمز اور دیگر مواد فراہم کرتا ہے جنھیں مضمون کی سمجھ اور فہم بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کے لیے درج ذیل لنک دیکھیے:

https://akueb.knowledgeplatform.com/login

سوال پوچھنے کا طریقہ (سقراطی نقطۂ نظر) [Questioning Technique (Socratic Approach)]

وضاحت:

یہ طریقۂ تدریس، سقراطی مکالمے کی بنیاد پر فکر انگیز سوالات پیش کرکے تنقیدی سوچ کو متحرک کرتا ہے۔ یہ سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خیالات کا مطالعہ کریں، اپنے استدلال کا جواز پیش کریں اور تحقیق کے عمل کے ذریعے علم کے دریچوں کو مزید وسعت دیتے رہیں۔

مثال:

استاد اخلاقیات کی کلاس میں انصاف کے معنی پر بحث کو آگے بڑھانے کے لیے سقراطی نقطۂ نظر استعمال کرتا ہے۔ تحقیقاتی سوالات کا ایک سلسلہ پوچھ کر، طلبہ اخلاقی اصولوں اور معاشرتی اقدار کی گہری کھوج میں مشغول ہوتے ہیں۔

عملی مظاہرہ (Practical Demonstration)

ایک ایسا طریقۂ کار جہاں سیکھنے والے نظریات یا مہارتوں کے حقیقی زندگی کے اطلاق کا عملی مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس عملی مظاہرے میں نظریاتی تصورات کو حقیقی دنیا کے منظرناموں کے ساتھ ملاکر فہم، مہارت کے حصول، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں کو بڑھایا جاتا ہے۔

مثال:

استاد فوڈ اینڈ نیوٹریشن کی کلاس میں مچھلی کو بھرنے (اس کے اندر مختلف مصالحہ جات وغیرہ) کے لیے مناسب تکنیک کا مظاہرہ کرتا ہے۔ طلبہ مچھلی کے اندر مصالحہ جات بھرنے کے عمل، چھری کے درست استعمال اور کھانا پکانے کے عمل کا مشاہدہ کرنے کے بعد خود اس کا عملی مظاہرہ بھی کرتے ہیں۔

اظہارِ تشکر

آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ (AKU-EB) اردو لازمی HSSC-II ای مارکنگ نوٹس کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کرنے والے تمام افراد کی گراں قدر شراکت کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہے۔

ہم، فرحان خان، ماہرِ مضمون اردو (AKU-EB) کو ای مارکنگ کے پورے عمل کے دوران مضمون کی قیادت کرنے پر تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہم، خاص طور پر محترم حسن عباس صاحب، لیکچرر 'اردو' آغا خان ہائیر سکینڈری اسکول، کراچی (پرنسپل مارکر) اور محترمہ عروج زہرا صاحبہ، لیکچرر 'اردو' آغا خان ہائیر سکینڈری اسکول، کراچی (سینئر مارکر) کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے تمام سوالات کی کارکردگی کا جائزہ لیا، امیدواروں کے جوابات میں خوبیوں اور کمزوریوں کو بیان کیا اور بہتر کارکردگی کے لیے سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقہ کار کو اجاگر کیا۔

مزید بر آں! ہم جائزہ لینے والی معزز ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے ای مارکنگ نوٹس کی مجموعی کارکردگی، بہتر اور کمزور جوابات اور تدریسی حکمتِ عملی کی توثیق کے ساتھ ساتھ بہتری کی تجاویز اور تعمیری تاثرات میں اپنا اہم کردار ادا کیا۔

ان شراکت داروں میں شامل ہیں:

- ڈاکٹر محمد زوہیب، اسپیشلسٹ، کریکولم اینڈ ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ نثار، اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- منیرہ محمد، لیڈ اسپیشلسٹ، اسیسمنٹ، AKU-EB
- زین الملوک، منیجر، ایگزامینیشن ڈیویلپمنٹ، AKU-EB
- رابعہ ہیرانی، منیجر، کریکولم ڈیویلپمنٹ، AKU-EB
- علی اسلم بجانی، منیجر، ٹیچر سپورٹ، AKU-EB
- ڈاکٹر شہزاد جیوا، سی ای او، AKU-EB